رجسٹرڈ ایل نمبر ۷

إن الله لا يغير ما بقوم حتى يغيروا ما بأنفسهم

إنه آوى القرية

الحکم

قادیان

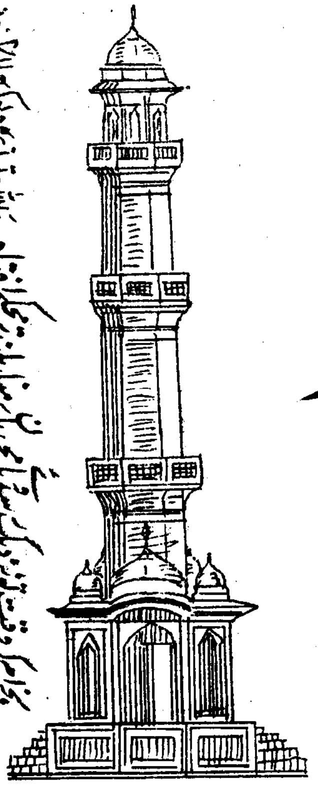
چہ گویم با تو از گرائی جہاد در قادیان بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

پیشگی قیمت سالانہ

(۱) عوام سے ۵ (۲) خواص و معاونین سے ۱۰ (۳) ہندوستان سے باہر ۶ (۴) غیر مذاہب والوں سے ۳ (۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ سے کم آمدنی والے لوگوں سے ۲

نمبر ۲۶ | قادیان دار الامان مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۰۵ء ۲۰ جمادی الاول ۱۳۲۳ھ | جلد ۹



بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیان بر منار بلند تر محکم افتاد

فہرست مضامین

۳۱ اگست ۱۹۰۵ء تک خاص رعایت

کارخانہ الحکم کی بعض جدید الطبع کتابوں کیلئے جگہ نکالنے کیواسطے ۳۱۔اگست ۱۹۰۵ء تک مندرجہ ذیل کتابوں میں خاص رعایت کیجاتی ہے یاد رکھئے ۳۱ اگست ۱۹۰۵ء کے بعد یہہ رعایت جاری نرہے گی ۔ اس اثنا میں خصوصاً گذشتہ سالوں کے بعض فائل خریدنے میں آپ کو بہت بڑا فائدہ رہیگا کیونکہ گذشتہ سالوں کے فائل ہمیشہ دو چند قیمت پر دئے جاتے ہیں۔

۱۹۰۳ء کا فائل الحکم ۵ صرف پچاس درخواستوں کی تعمیل ہوگی۔
۱۹۰۴ء " ۵ "
ازالہ اوہام ہر دو جلد ۱۲ "
آسمانی فیصلہ ۲
مسلمانوں کا خدا اور اسکے حضور دعا ۱
رد شیعہ و خط نسخ ۱
حضرت اقدس کی پرانی تحریریں ۱ صرف پچیس درخواستوں کی تعمیل ہوگی
ست بچن و آریہ دھرم ۱۰
تفسیر سورہ بقرہ ۱۲ صرف سو درخواستوں کی تعمیل ہوگی۔
وحدت وجود پر خط اور تقریر نماز ۱
برہان الحق ۲

النصح ۱
سلک مروارید حصہ اوّل ۴ صرف سو درخواستوں کی تعمیل ہوگی
اصلاح النظر ۲ صرف بیس درخواستوں کی تعمیل ہوگی
الانذار ۲ صرف ۸۰ درخواستوں کی تعمیل ہوگی۔
رپورٹ جلسہ سالانہ ۸ صرف پچاس درخواستوں کی تعمیل ہوگی۔
اربعین ہر چہار نمبر ۳

تمام

درخواستوں کی تعمیل بذریعہ وی پی ہوگی۔ اور تمام درخواستیں دفتر الحکم کے نام آنی چاہئیں۔

دار الامان کا ہفتہ

اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکے اہل بیت اور بزرگان ملت خیریت سے ہیں۔

۲۔ موسم سخت ہے ۔ گرمی اور حبس کا کچھہ نہ پوچھو۔ اس قصبہ کی صفائی کا حال بدتر ہے میں اپنے مکرم بابو ہنت رام صاحب انچارج تحصیلدار بٹالہ کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ قادیان آئیں اور قصبہ کی حالت کا معائنہ کریں کہ کیسی ہے ؟ سخت ضرورت اس امر کی ہے کہ اس وبائی موسم میں صفائی کیطرف خاص توجہ ہو۔ اور خوردنی اور نوشیدنی اشیاء کا بھی کبھی کبھی ضرور معائنہ کیا جاوے ۔

تعلیم الاسلام سکول

سکول کے ریزرو فنڈ کیلئے مینے جو تحریک کی تھی ۔ اسکے لئے سب سے اوّل منشی الٰہی بخش صاحب اور بابو منظور الٰہی صاحب نے بہٹھنڈہ سے منظور کیا ہے کہ ایک ایک روپیہ فی خریدار کے حساب سے بے شک ۱۰۔ اگست کا الحکم وی پی کر لیا جاوے۔ اگر دوسرے خریداروں نے کوئی جواب ندیا تو سمجھا جاویگا ۔ کہ وہ اس تجویز کو لبیک فرماتے ہیں۔ سکول کی مالی حالت قوم کی توجہ کے قابل ہے ۔ بہت جلد سرمایہ کی فکر کرنی چاہئے ۔ ورنہ اس مہینہ کی تنخواہیں دینے کے لئے ہی منتظمان سکول کو سخت فکر ہو رہی ہے ۔

کالج کیلئے ایک آنہ فنڈ

ایک آنہ فی کس کالج فنڈ کے لئے جو مانگا گیا ہے ۔ اکثر احباب نے وہ چندہ بھیدیا ہے اور بعض بھیج رہے ہیں ہر ایک احمدی کا فرض ہے کہ اس تحریک کے لئے سعی کرے اور خاموش نہ ہو جاوے ۔ رسید اگلے ہفتہ درج ہوگی۔

شکریہ

مینے جب سے الحکم میں شادی کے اشتہارات دینے شروع کئے ہیں اکثر درخواستیں اندراج کے لئے آتی رہتی ہیں۔ جسکو میں ایک مبارک تحریک سمجھتا ہوں ۔ اس سلسلہ میں میں میاں اللہ دتا احمدی بھی کی قابل قدر اخلاقی جرأت کی تعریف کرتا ہوں کہ جہاں شیخ غلام احمد صاحب کی عزت اور مسکینی کو ملحوظ رکھکر بعض لوگوں کو انہیں لڑکی دینے میں تامل اور مضایقہ ہوتا تھا میاں اللہ دتا صاحب نے نہایت اخلاص اور ہمدردی کیساتھ کسی قسم کی شرط کے بغیر اپنی دختر نیک اختر کو انکے نکاح میں دینا پسند فرمایا لیکن چونکہ انکی صاحبزادی کی عمر بہت چھوٹی ہے اسلئے شکرگذاری کے ساتھ انکار کرنا پڑا ورنہ ایسے مخلص اور محسن کی فرزندی میں داخل ہونا شیخ غلام احمد صاحب بھی از بس پسند فرماتے تھے اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے اور قوم کو ایسی مبارک تحریک کی تقلید کی توفیق دے ۔ کہ وہ ہر ایک احمدی کو احمدیت کیوجہ سے اپنی جیسی عزت اور رفعت دیں۔

درخواست دعا

میں کئی امر مشکل دینی میں سخت گرفتار ہو گیا ہوں ۔ جو میری حضور خشوع وغیرہ دینی کام میں خلل انداز ہے ۔ امید ہے میرے واسطے ناظرین الحکم دعا فرماویں گے ۔ راقم ملک غلام احمد

اسلامی دنیا

مدینۃ الجزائر سے مشرق کی جانب بلاد القبائل کے نام سے مشہور ایک علاقہ ہے یہاں سلسلہ وار پہاڑیاں دور تک چلی گئی ہیں جن میں سے بعض بہت بلند ہیں یعنی تین چار ہزار میٹر تک ان پہاڑیوں پر ایام سرما و گرما میں ہمیشہ برف جمی رہتی ہے پہاڑی راستے نہایت تنگ ہیں - کوئی فرد بشر وہاں سے ہرگز گذر نہیں سکتا اسواسطے وہاں کے رہنے والے کسی کے محکوم نہیں ہو سکتے اور انہیں کسی دشمن کا خوف نہیں بربری قومیں وہاں جا کر کسی زمانہ میں سکونت پذیر ہوئیں - مورخین کا اسبات پر اتفاق ہے کہ وہ قومیں شمالی افریقہ سے آئی تھیں - ان کی طبیعتیں ہمیشہ سے بوجہ آزاد و غیر محکوم ہونیکے اپنی قدیم دلیری و عظمت بزرگانہ سے کچھ بھی متغیر نہیں ہوئیں - تمام لوگ اعلیٰ درجہ کے نیک بخت مسلمان ہیں کوئی شخص ان میں غیر مذہب کا نہیں ہے تمام لوگ مع اہل و عیال نماز کے پابند اور شریعت اسلام کے فدائی ہیں - ان میں بڑے بڑے فاضل اور زبردست فقیہ موجود ہیں جن کے کہنے پر یہ لوگ جان تک دینے کو طیار ہو جاتے ہیں ان کی اپنی ایک خاص زبان ہے جو لکھنے میں استعمال نہیں کرتے - اور تحریری معاملات مثل خط کتابت وغیرہ میں عربی سے کام لیتے ہیں اس علاقہ کے لوگ نہایت زبردست اور دلیر ہوتے ہیں چنانچہ ان کی بہادری کی یہ اعلیٰ دلیل ہے کہ فرانس کے ساتھ وہ چوتھائی صدی برابر لڑتے رہے اور ۱۸۵۷ء سے پہلے انہوں نے فرانس کا ناک میں دم کر دیا تھا - آخر ۱۸۵۷ء میں فرانس نے ان پہاڑوں کے درمیان بڑی بھاری فوجکشی کر کے ہموار سڑکیں تیار کیں - اور پہاڑوں کے اوپر ایک قلعہ شاہی تیار کیا - جہاں فوجیں اور توپیں بسہولت تمام پہونچ سکیں مگر دولت فرانس باوجود اتنی کوشش کے ان لوگوں کا کچھ بھی نہ کر سکی اور ۱۸۷۱ء میں جبکہ فرانس کا محاربہ جرمن سے ہوا اسی سال فرانس کی لڑائی ان مسلمانوں سے بھی چھڑ گئی جو برابر دو سال تک رہی اس لڑائی میں فرانس کی بہت فوجیں قتل ہوئیں اور خزانہ کا ایک بھاری حصہ اس شدید مقابلہ میں برباد ہو گیا - جو ذلت فرانس کو اس محاربہ میں اٹھانی پڑی وہ آج تک نہ بھولا ہوگا لیکن - ان پہاڑی مسلمانوں کا استقلال پہاڑ سے بھی زیادہ مستحکم تھا جو ذرا بھی متزلزل نہ ہوا -

یہ علاقہ نہایت زرخیز اور بڑی بھاری آمدنی کا ملک ہے لیکن جب اجنبی ملک کا کوئی مسافر وہاں جاتا ہے - تو ادسے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کوئی فرد بشر ہرگز موجود نہیں اور تمام علاقہ خالی پڑا ہے وجہ یہ کہ وہاں کے لوگ پہاڑوں کی تلیٹی یا کھوہ میں کچھ ایسے چھپے رہتے ہیں کہ جب تک کہ دیکھنے کو نظر نہیں آتے یا پہاڑوں کی چوٹیوں پر اون کے مستحکم قلعے ہیں یا بلوں کو سمجھو کر ہزاروں ... اون ایک پختہ حصار ہے جسپر کسی فاتح کو فتح کرنے کی ہمت نہیں پڑتی - پہاڑوں کے نچلے حصوں میں میدان وسیع ہیں جن میں نہریں جاری ہیں اور باغ لہلہاتے نظر آتے ہیں - میوے بکثرت پیدا ہوتے ہیں - بڑے بڑے کھیت دور سے دکھائی دیتے ہیں جن میں قسم قسم کے غلے پیدا ہوتے ہیں پہاڑوں کے بالائی حصوں کو درختوں نے ایسا چھپایا ہوا ہے کہ وہ دور سے کم ہی نظر آتے ہیں - خود رو میوے - انجیر - زیتون - مشمش بہت پیدا ہوتے ہیں یہ لوگ جنگ و جدال کے طبعی طور پر شایق ہیں جیسا کہ پہاڑی لوگ ہوتے ہیں برخلاف میدانی لوگوں کے کہ وہ طبعی طور پر ڈرپوک اور نئے نئے حاکموں کے محکوم ہونیکے خوگر ہوتے ہیں - ان لوگوں کی دلیری و شجاعت کے باعث فرانس نے ان قبایل سے اکثر جوان چن چن کر اپنی فوج کی زینت بڑھانے کو ملازم رکھے ہیں بلکہ افواج زواف جو فرانس کے عساکر میں ایک زبردست فوج کا نام ہے اسی علاقہ کے ایک قبیلہ (زواف) کے نام سے موسوم ہو گئی ہے یہ لوگ بڑے قد آور - خوبصورت اور پھرتیلے جوان ہوتے ہیں - ان قوم کے بہادر جوانوں نے فرانس کے ساتھ بڑی بڑی خیر خواہیاں اور وفاداریاں کی ہیں - اور بڑے بڑے معرکوں میں جانیں لڑائی ہیں اب دولت فرانس کیطرف سے ان مسلمانوں کو بڑے بڑے فوجی عہدے بھی ملنے لگے ہیں اور فرانس کے دلمیں انکے ساتھ کمال محبت جوش زن ہے اگر یہ لوگ تعلیم جدید سے بھی بہرہ مند ہوں تو امید تھی کہ ان کو فوجی عہدوں کے علاوہ ملکی عہدے بھی نصیب ہوتے مگر یہ اکثر جاہل ہوتے ہیں -

مدینۃ الجزائر تمام سرزمین میں دوسرے قبائل سے بلاد القبائل کے پہاڑی باشندے کیا بلحاظ تجارت کے اور کیا بلحاظ صنعت و حرفت کے اور کیا بلحاظ زراعت کے سر برآوردہ اور اعلیٰ درجہ کے آسودہ لوگ ہیں چنانچہ فرانس کے بڑے بڑے شہروں میں اون کی تجارت ہوتی ہے اور پایہ تخت جرمنی و انگلستان میں اکثر اون کی کوٹھیاں و دیوان تجارت کھلے ہیں - گماشتے بیٹھے ہیں - یورپ میں مشرقی تجارت کے نام سے مدینۃ الجزائر کے تاجروں کی مصنوعات جا کر فروخت ہوتی ہیں شہر تیزی اور زواف دو بڑے شہر ہیں ان میں فرانس کیطرف سے ریلوی جاری ہے ان شہروں سے مدینۃ الجزائر ایک سو سات میل کے فاصلہ پر ہے -

فرانس کیطرف سے پادری لوگ مسلمانوں کا لباس پہنکر اور بڑی بڑی تسبیحیں ہاتھ میں لیکر صوفیوں کے بھیس میں وہاں گئے تھے جو وہاں ایک گرجا بنا کر رہتے ہیں پہاڑی مسلمان اون سے سخت متنفر ہیں کبھی کوئی ان کی طرف رخ نہیں کرتا ورنہ وہ بازاروں میں جا کر کہیں مسیحی وعظ کر سکتے ہیں - لیکن لاوارث یتیموں کو خرید کر تعلیم دینے کے بہانے سے اپنی تعلیم بھی خفیہ طور پر دیتے ہیں - ۲۳ سال سے آج تک مسیحی مشنریوں کو وہاں کوئی کامیابی نہیں ہوئی حکومت کی طرف سے تنخواہیں معقول پاتے ہیں اور وحشیوں کی طرح تن تنہا زندگی بسر کرتے ہیں - ان مسیحی مشنریوں کو آیندہ بھی مدینۃ الجزائر میں کسی کامیابی کی امید نہیں کیونکہ وہ لوگ دین اسلام میں ایسے پکے ہیں کہ کلمۃ التوحید کے خلاف کسی کی زبان سے ایک کلمہ بھی سن پاویں تو اسیوقت اسی قتل کر ڈالیں -

(وکیل)

مسلمانان جاوہ کے حالات

۸۲۳ ہجری میں بلاد جاوہ کیطرف اہل اسلام سلاطین نے توجہ کی اور فتح کرنے کے بعد تمام جزیرہ کے مالک ہو گئے اور اسلامی دعوت سے اس بلاد کے لوگ کمال متاثر ہو کر مشرف باسلام ہوئے اور گیارہویں صدی تک اسلام لوگوں کے دلوں پر اپنا سکہ جما تا رہا حتیٰ کہ سماٹرا - اور بورنیو - اور سلیبیز تک جا پہونچا جن کا صدر مقام شہر مکاسر ہے - لیکن اسوقت مسلمان حاکموں کی حکومت کا اس ملک میں یہ حال تھا کہ ہر ایک شہر میں الگ بادشاہ بنا ہوا حکومت کر رہا تھا - یہ بڑے بڑے شہر جہاں حکومتیں قایم تھیں شہر بانٹن - سترکونیلس - بوقر - شانخور - باندوگ - قاروت - جوگجہ - سوراکرتہ - سرابایا - سرماراگ - بیکلونگن - تیگال تھے - یہ بارہ شہر گویا مسلمانوں کی بارہ حکومتیں تھیں - جو اب اون کے ہاتھ سے جاتی رہی ہیں صرف سوراکرتہ اور جوگجہ میں مسلمانوں کی کسی قدر حکومت باقی ہے - اور سب ممالک گورنمنٹ ہالینڈ کے ماتحت ہیں - ان دو شہروں میں بھی مسلمانوں کی برائے نام حکومت ہے - یہاں کے لوگ ہالینڈ کے سوا کسی کو اپنا بادشاہ نہیں سمجھتے - آج کل اہل جاوہ کا یہ حال ہے کہ مسلمان تو کہلاتے ہیں مگر دین اسلام کی اون کو کوئی بات معلوم نہیں گورنمنٹ ہالینڈ کیطرف سے انپر ہر وقت ظلم ہوتے رہتے ہیں - اور وہ بیچارے مظلوم صبر و تحمل کر کے برداشت کرتے ہیں - عرب کے لوگ جو اواخر ۱۲۰۰ ہجری میں یہاں آ کر آباد ہوئے - اکثر تجارت پیشہ ہیں علاقہ سماٹرا اور فونتیاک میں اور منیلا کے قریب کی بستیوں میں بکثرت رہتے ہیں ان کی عادات بھی جاوہ کے لوگوں سے ملتی جلتی ہیں - اسکا سبب مدت سے علم و تعلیم کا چھوٹ جانا اور حکومت ہالینڈ کے زیر اثر رہنا ہے پھر بھی ٹوٹی پھوٹی عربی بول سکتے اور لکھ پڑھ لیتے ہیں - آجکل گورنمنٹ ہالینڈ کیطرف سے اسلام کے برخلاف مدارس قایم ہوئے ہیں - جنکے قایم کرنیکا اصلی مقصد اہل جاوہ کو اسلام کی محبت سے برگشتہ کرنا اور عیسائی مذہب کیطرف رغبت دلانا ہے - چنانچہ انکے بچوں کو تعلیم عربی سے بلکہ سادہ کلام اللہ پڑھنے سے بھی روکا گیا ہے - یہ ظلم اس حد تک پہونچا ہے کہ جاوہ کے لوگوں کو عربی لوگوں سے ملنے تک کا حکم نہیں - اگرچہ اہل عرب بھی وہاں کے بالکل جاہل ہیں - لیکن اتنا ہے کہ کلام اللہ کی دو چار سورتیں انمیں سے کسی کسی کو یاد ہونگی - نماز کوئی کوئی پڑھتا ہوگا یہ عیسائیوں نے انکو بڑا دیندار اور قایم علے الدین سمجھا ہوا ہے - جاوہ کے لوگوں سے انکو ملنے نہیں دیتے - کہ یہ دین اسلام کی انکو تعلیم دینگے - عربی کی کتاب سیکھنا جرم عظیم قرار دیا گیا ہے - اس سے بڑھکر اور کیا دل دکھانیوالی مصیبت ہوگی - کہ پہلے جاوہ کے لوگ مولود شریف پر جمع ہو کر عربوں سے کلام اللہ سنتے اور وعظ و نصیحت کی مجلس قایم کرتے تھے - اسپر حکومت کیطرف سے انکے لئے بڑی بڑی سخت سزائیں مقرر کی گئیں - اسلامی کتابیں چھین کر جلائی جاتی ہیں جس کے پاس سے کوئی کتاب مسائل دین کی نکلے وہ مجرم قرار دیا جاتا ہے -

ان کے اہل علم باوجود ان عظیم خطرات کے دین اسلام کی تعلیم میں کوشش کرتے تھے - اس خناس گورنمنٹ نے اکثر علماء کو گرفتار کر کے جیل میں ٹھوک دیا - اور بہتوں کو ملک بدر کر دیا - اسقدر متعصب گورنمنٹ روئے زمین پر کم ہوگی جس نے ملک سے سادات عظام و علماء اکرام اہل اسلام کی بیخ اوکھاڑ دی ہے - سو ان گذشتہ حالات سے آیندہ حالات کو قیاس کر لینا چاہیئے کہ وہاں آنے والی نسلوں میں اسلام کب رہ سکے گا؟

جزیرہ سماٹرا کے تاریخی حالات یہ ہیں کہ خلافت عباسیہ کے وقت شہر آسیہ میں ایک جنگجو بہادر جوہان شاہ نام تیس ہزار نبرد آزما لیکر اس جزیرہ پر چڑھ آیا اور فتح پا کر وہاں حکومت قایم کی جو اب تک چلی آتی ہے مسلمان امیر اس امارت پر جانشین ہوتے آئے اب تیس برس سے ہالینڈ کی حکومت نے ان مسلمانوں سے جنگ شروع کر رکھی ہے اس جنگ کا باعث سونے کی کان کا لالچ ہے جو مسلمانوں کے قبضہ میں ہے لیکن خداتعالیٰ کی تائید سے اب تک اس سلطنت نے مسلمانوں پر فتح نہیں پائی تمام جزیرہ سوماٹرا مسلمانوں کے قبضہ میں ہے - اس جزیرہ کے علاوہ تین جزیرہ اور بھی اسلامی حکومت کے ماتحت ہیں جن میں کان الماس و زمرد اور بڑے قیمتی جواہرات برآمد ہوتے ہیں - اور سونے کی کان بڑی وسیع ہے - یہاں کے مسلمان ان معدنوں کے سبب سے نہایت مرفہ الحال ہیں کوئلہ کی کان اور مٹی کے تیل کی کان بھی اس جزیرہ کے پہاڑوں میں ہے - گورنمنٹ ہالینڈ ان جزائر گرد و نواح میں چند سواحل پر قابض ہے - جیسے بادانگ - فلیبانگ - جانبی - ڈیلی - ان شہروں پر بھی ایک مسلمان امیر حکومت ہالینڈ کیطرف سے متعین ہے اور جزیرہ سیلیبز کبھی ہالینڈ کے ماتحت نہیں ہوا مگر مکاسر اسکے قبضہ میں ہے اور تمام مشرقی جزیرے آسٹریلیا کے قریب ہیں سب ہالینڈ کے تابع ہیں - تھوڑا سا علاقہ پرتگیزوں کے قبضہ میں بھی ہے اور جزیرہ بورنیو میں کچھ قبضہ سرکار انگریزی کا بھی ہے جہاں سے قلعی - چاندی - الماس - اور کوئلہ کی کانیں برآمد ہوئی ہیں - حکومت ہالینڈ کے قوانین گرگٹ کی طرح رنگ بدلتے رہتے ہیں اسی سال رواں کی ابتدا میں عربوں اور چینی تاجروں کی راہداری میں کچھ تخفیف کی تھی - اور ابھی اس قانون مشتہرہ کو بدل ڈالا اور مسافروں کی راہداری گران کر دی - تاجروں پر بھاری ٹیکس لگا دیا - ہالینڈ کا موجودہ حاکم نہایت جابر و طامع ہے - ہر سال ٹیکس اور محصول زیادہ کیا جاتا ہے چنانچہ سال ہائے گذشتہ کی نسبت امسال چوگنا محصول بڑھا دیا ہے - سال رواں کی ابتدا میں مسافروں کی راہداری پانچ روپیہ پر ملتی تھی اب دس روپیہ کر دی ہے اور درخواست کا محرر بھی ایک روپیہ لے لیتا ہے اسی طرح دوسرے ظلم جن کا شمار نہیں ہو سکتا اس حکومت میں مسافروں پر ہوتے ہیں -

(وکیل)

تفسیر القرآن من مسیح الزمان

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

الحمد للہ رب العالمین۔ الرحمٰن۔ الرحیم۔ ملک یوم الدین۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ اھدنا الصراط المستقیم۔ صراط الذین انعمت علیھم۔ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔ آمین۔

ترجمہ۔ حمد اور ستت اور مہااس بڑے رب کیلئے خاص ہے جس کا نام اللہ ہے جو رب العالمین ہے۔ اور رحمان العالمین ہے۔ اور رحیم العالمین ہے۔ اور مالک جمیع عالم یوم الدین ہے یعنی یہ مرتبہ پرستش کا خدا کے لئے مخصوص ہے کہ اسکی ربوبیت اور رحمانیت اور رحیمیت اور جزا سزا کے لئے مالکیت ایک عالم اور ایک رنگ میں محدود نہیں بلکہ یہ صفات اسکی بے انتہا رنگوں میں ظاہر ہوتی ہیں کوئی انکا انتہا نہیں پا سکتا اور آسمان اور سورج وغیرہ کی ربوبیتیں یعنے پرورشیں ایک خاص رنگ۔ اور ایک خاص قسم میں محدود ہیں اور اس لیے تنگ دائرہ سے آگے نہیں نکلتیں اسلئے ایسی چیزیں پرستش کے لایق نہیں۔ علاوہ اس کے ان کے یہ افعال بالارادہ نہیں بلکہ ان سب کے نیچے الٰہی طاقت کام کر رہی ہے۔ پھر فرمایا کہ اے وہ سچے رب کہ جو بے انتہا رنگوں میں اپنے یہ صفات ظاہر کرتا ہے پرستش کے لایق تو ہی ہے اور سورج چاند وغیرہ پرستش کے لایق نہیں ہیں اسیطرح دوسرے مقام پر فرمایا۔ **لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للہ الذی خلقھن** یعنے نہ سورج کو سجدہ کرو نہ چاند کو بلکہ اُس خدا کو سجدہ کرو جس نے یہ تمام چیزیں سورج چاند آسمان۔ آگ۔ پانی وغیرہ کی ہیں۔ چاند اور سورج کا ذکر کرکے پھر بعد اس کے جمع کا صیغہ بیان کرنا اس غرض سے ہے کہ یہ کل چیزیں جنکی غیر قومیں پرستش کرتی ہیں تم ہرگز انکی پرستش مت کرو۔ پھر اس سورۃ میں یعنے سورۃ فاتحہ میں اس بات کا جواب ہے کہ جب اکاش اور سورج اور چاند اور آگ اور پانی وغیرہ کی پرستش سے منع کیا گیا تو پھر کونسا فائدہ اللہ کی پرستش میں ہے کہ جو ان چیزوں کی پرستش میں نہیں تو دعا کے پیرایہ میں اس کا جواب دیا گیا کہ وہ خدا ظاہری اور باطنی نعمتیں عطا کرتا ہے اور اپنے تئیں آپ اپنے بندوں پر ظاہر کرتا ہے انسان صرف اپنی عقل سے اسکو شناخت نہیں کرتا بلکہ وہ قادر مطلق اپنی خاص تجلی سے اور اپنی زبردست قدرتوں اور نشانوں سے اپنے تئیں شناخت کرواتا ہے وہی ہے کہ جب غضب اور قہر اس کا دنیا پر بھڑکتا ہے تو اپنے پرستار بندوں کو اس سے بچا لیتا ہے وہی ہے جو انسان کی عقل کو روشن کرکے اور اسکو اپنے پاس سے معرفت عطا کرکے گمراہی سے نجات دیتا ہے اور گمراہ ہونے نہیں دیتا۔ یہ سورہ فاتحہ کا خلاصہ مطلب ہے جسکو پانچ وقت مسلمان نماز میں پڑھتے ہیں بلکہ دراصل اسی دعا کا نام نماز ہے اور جبتک انسان اس دعا کو درد دل کے ساتھ خدا کے حضور میں کھڑے ہوکر نہ پڑھے اور اس سے وہ عقدہ کشائی نہ چاہے جس عقدہ کشائی کے لئے یہ دعا سکھائی گئی ہے تب تک اس نے نماز نہیں پڑھی۔ اور اس نماز میں تین چیزیں سکھائی گئی ہیں۔

(۱) خدا تعالیٰ کی توحید اور اسکی صفات کی توحید تا انسان چاند۔ سورج اور دوسرے جھوٹے دیوتاؤں سے مونہہ پھیر کر صرف اسی سچے دیوتا کا ہو جائے اور اسکی روح سے یہ آواز نکلے

ایاک نعبد و ایاک نستعین

یعنی میں تیرا ہی پرستار ہوں اور تجھ سے ہی مدد چاہتا ہوں اور دوسری یہ سکھلایا گیا ہے کہ وہ اپنی دعاؤں میں اپنے بھائیوں کو شریک کرے اور اسطرح بنی نوع کا حق ادا کرے اس لئے دعا میں **اھدنا** کا لفظ آیا ہے جس کے یہ معنے ہیں کہ اے ہمارے خدا ہم سب لوگوں کو اپنی سیدھی راہ دکھلا۔ یہ معنے نہیں کہ مجھ کو اپنی سیدھی راہ دکھا۔ پس اس طور کی دعا سے جو جمع کے صیغہ کے ساتھ ہے بنی نوع کا حق بھی ادا ہو جاتا ہے اور تیسری اس دعا میں یہ سکھلانا مقصود ہے کہ ہماری حالت کو صرف خشک ایمان تک محدود نہ رکھ بلکہ وہ ہمیں روحانی نعمتیں عطا کر جو تو نے پہلے راستبازوں کو دی ہیں اور پھر کہا کہ یہ دعا بھی کرو کہ ہمیں ان لوگوں کی راہوں سے بچا جن کو روحانی آنکھیں عطا نہیں ہوئیں آخر انہوں نے ایسے کام کئے جن سے اسی دنیا میں غضب اُن پر نازل ہوا۔ اور یا اس دنیا میں غضب سے تو بچے مگر گمراہی کی موت سے مرے اور آخرت کے غضب میں گرفتار ہوئے خلاصہ دعا کا یہ ہے کہ جسکو خدا روحانی نعمتیں عطا نہ کرے اور دیکھنے والی آنکھیں نہ بخشے اور دل کو یقین اور معرفت سے نہ بھرے آخر وہ تباہ ہو جاتا ہے اور پھر اسکی شوخیوں اور شرارتوں کی وجہ سے اسی دنیا میں اسپر غضب پڑتا ہے کیونکہ وہ پاکوں کے حق میں بدزبانی کرتا ہے اور کتوں کیطرح زبان نکالتا ہے پس ہلاک کیا جاتا ہے جیسا کہ یہود اپنی شرارتوں اور شوخیوں کیوجہ سے ہلاک کئے گئے۔ اور بارہا طاعون کا عذاب ان پر نازل ہوا جس نے انکی بیخکنی کر دی اور یا اگر وہ دنیا میں شوخی اور شرارت نہ کرے اور بدزبانی اور شرارت کے منصوبے میں شریک نہ ہو تو اس کے عذاب کی جگہ عالم ثانی ہے جب اس دنیا سے وہ گذر جائے گا۔

اب خلاصہ کلام یہ ہے کہ جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں یہ ممکن ہے کہ رگوید میں جو اندر اور سورج اور چاند اور آگ وغیرہ دیوتاؤں سے دعائیں مانگی گئی ہیں اس سے مراد وہ اعلیٰ طاقت حضرت احدیت ہو جو ان کے پردہ میں کام کر رہی ہے جو سب مجازی دیوتاؤں کا دیوتا ہے کیونکہ ہم بعض جگہ قرآن شریف میں اس بات کی طرف بھی اشارہ پاتے ہیں کہ جسقدر اس عالم میں مختلف چیزیں نظام عالم کا قایم رکھنے کیلئے کام کر رہی ہیں وہ درحقیقت خدا تعالیٰ کے اسمار اور صفات کے نمونے ہیں جو مجازی رنگ میں ظاہر ہو رہے ہیں گویا اجرام فلکی اور عناصر ارضی ایک کتاب کے اوراق ہیں جن سے ہمیں خدا تعالیٰ کی صفات کے بارے میں معرفت کا سبق ملتا ہے اور عادت اللہ کا پتہ لگتا ہے مثلاً سورج چار فصلوں میں چار تغیرات دکھلاتا ہے اول تغیر موسم خریف جو موسم بہار کے مخالف ہے اس تغیر سے وہ درختوں کے آب وتاب کو ویران کرنا شروع کرتا ہے اکثر درختوں کے پتے گر جاتے ہیں اور ان کے اندر کا مادہ سیالہ جو تازگی بخش ہوتا ہے خشک ہو جاتا ہے انسانوں کے بدن پر بھی اس موسم کا یہی اثر ہوتا ہے کہ خشک اور سوداوی امراض پیدا ہوتے ہیں۔ پس اسیطرح خدا کی ایک تجلی بھی موسم خریف سے مشابہ ہے کہ ایک نیا دور انسانوں پر آتا ہے کہ اُن کے دلوں پر قبض طاری ہوتی ہے اور وجد اور یاد الٰہی کا مادہ سیالہ جو روحانی تازگی کو بخشتا ہے وہ کم ہونا شروع ہو جاتا ہے گو کہلے کہلے معصیت اور فسق کا دور ابھی نہیں آتا مگر انس الٰہی کا جوش جاتا رہتا ہے اور دلوں پر افسردگی اور مردگی اور جمود طبع اور قبض غالب ہو جاتا ہے اور لذت اور ذوق شوق الٰہی باقی نہیں رہتا اور یہ زمانہ ایسا ہوتا ہے کہ گویا اس کو کلجگ کا پیش خیمہ کہنا چاہئے

پھر دوسرا زمانہ جو بذریعہ سورج کے خریف کے بعد ظاہر ہوتا ہے وہ موسم سرما کا زمانہ ہے جب کہ آفتاب اپنی دوری کی وجہ سے شدت برودت ظاہر کرتا ہے سو اسی طرح اُس آفتاب حقیقی کے جس کا نام خدا ہے ایک تجلی ہے جو جاڑے سے مشابہت رکھتی ہے یہ اس وقت ہوتا ہے جب کہ خدا کی محبت دلوں سے بکلی ٹھنڈی ہو جاتی ہے اور انسانی طبیعتیں اس کو چھوڑ دیتی ہیں اور بجائے اس کے ہر ایک شخص نفس اور شہوات کی راہ کو پسند کرتا ہے اور شراب خواری۔ قمار بازی۔ زناکاری اور جھوٹ فریب۔ دغا۔ بدزبانی۔ تکبر دنیا پرستی چوری۔ خیانت۔ خونریزی۔ ٹھٹھا ہنسی اور ہر ایک قسم کا پلید کام دنیا میں پھیل جاتا ہے اور تمام لیاقتیں زبان کی چالاکیوں سے آزمائی جاتی ہیں اور جو شخص ایسے طریقوں سے اپنی چالاکیاں دکھلاتا ہے وہ بڑا لایق سمجھا جاتا ہے اور بڑی عزت سے دیکھا جاتا ہے اور اگر مر بھی جائے تو اس کی یادگاریں قایم ہوتی ہیں۔ ایسا ہی زمین سنسان پڑی ہوئی ہوتی ہے شاذونادر کے طور پر کوئی زمین پر ہوتا ہے جو پاک دل اور پاک زبان اور پاک خیال اور خدا سے ڈرنے والا اور معرفت کے پاک پانی سے سیراب ہونے والا ہو یہ موسم ایسا ہے کہ گویا اسکو کل جگ کہہ سکتے ہیں کیونکہ اس میں نیکی کا کال اور بدی کا اقبال ہوتا ہے اور زمین پاپ اور گناہ سے بھر جاتی ہے

پھر دوسرا زمانہ جو سورج اپنے تغیرات سے جاڑے کے بعد ظاہر کرتا ہے وہ ربیع کا زمانہ ہے یہ وہ زمانہ ہے جب کہ مردہ پودے نئے سرے سے زندہ کئے جاتے ہیں اور نباتات کا خشک شدہ خون نئے سرے سے پیدا کیا جاتا ہے سو اسی طرح وہ آفتاب حقیقی ہے ایک بہاری تجلی اپنی جو موسم بہار کو دکھائی ہے دنیا پر ظاہر کرتا ہے تب زمین کے زندہ کرنے کے لئے ایک نیا پانی آسمان سے نازل ہوتا ہے اور وہ پانی اس طرح اترتا ہے ....
....

کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی کو منتخب کرکے اس کے دل کو اُس پانی کا ابر بہار بناتا ہے تب وہ پانی اُس بادل میں سے خدا تعالیٰ کے اذن سے نکلتا رہتا ہے اور اُن خشک پودوں پر پڑتا ہے جن کو خریف کی بادصرصر نے تباہ اور خراب کر دیا تھا اور انہیں معرفت الٰہی کے نئے پتے پیدا کرتا ہے اور ذوق شوق کے پھول انہیں نمایاں کر دیتا ہے اور آخر انسانی شاخوں کو نیک اعمال کے پھلوں سے بہرہ دیتا ہے۔

پھر تیسرا زمانہ جو زمانہ بہار کے بعد سورج دکھاتا ظاہر کرتا ہے وہ **صیف** کا زمانہ ہے جو موسم گرما کا زمانہ کہلاتا ہے اور موسم گرما میں سورج اُن پھلوں کو پکا دیتا ہے جو بہار کے موسم میں ابھی کچے تھے۔ پس اسیطرح خدا کی تجلی کے لئے بھی ایک موسم صیف یعنی موسم گرما آتا ہے یہ وہ موسم ہوتا ہے جبکہ بہار کے دنوں سے ترقی کرکے انسانی پاک طبیعتیں خدا تعالیٰ کی یاد میں اور اسکی محبت میں گرم ہوتی ہیں اور طبیعتوں میں ذکر الٰہی کے لئے جوش پیدا ہوتے ہیں اور ترتیبات کمال کو پہنچتی ہیں اور یہ زمانہ پورے معنے سے **سَت جُگ** کا زمانہ ہوتا ہے۔ تب اکثر لوگ درحقیقت خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق چلتے ہیں اور اسکی خواہشوں کو اپنی خواہشیں بناتے ہیں۔

اب ظاہر ہے کہ سورج کے ان چار تغیر کے مقابل خدا تعالیٰ کے بھی چار تغیر پائے جاتے ہیں پس اسمیں **کلام** کی جگہ نہیں کہ جو کچھ اجرام فلکی اور عناصر میں جسمانی اور فانی طور پر صفات پائی جاتی ہیں وہ روحانی اور ابدی طور پر خدا تعالیٰ میں **موجود** ہیں۔ اور خدا تعالیٰ نے یہ بھی ہمیں کھولدیا ہے کہ سورج وغیرہ **بذات خود** کچھ چیز نہیں ہیں یہ اسی کی **طاقت زبردست** ہے جو **پردہ** میں ہر ایک کام کر رہی ہے **وہی ہے** جو چاند کو پردہ پوش اپنی ذات کا بنا کر اندھیری راتوں کو روشنی بخشتا ہے جیسا کہ وہ تاریک دلوں میں **خود** داخل ہو کر انکو منور کر دیتا ہے اور آپ انسان کے اندر بولتا ہے **وہی ہے** جو اپنی طاقتوں سے سورج کا پردہ ڈالکر دن کو ایک عظیم الشان روشنی کا **مظہر** بنا دیتا ہے اور مختلف فصلوں میں مختلف اپنے کام ظاہر کرتا ہے اُسی کی طاقت آسمان سے برستی ہے جو مینہ کہلاتی ہے اور خشک زمین کو سرسبز کر دیتی ہے اور پیاسوں کو **سیراب** کر دیتی ہے **اسی** کی طاقت آگ میں ہو کر جلاتی ہے اور ہوا میں ہو کر دم کو تازہ کرتی اور پھولوں کو شگفتہ کرتی اور بادلوں کو اٹھاتی اور آواز کو کانوں تک پہنچاتی ہے یہ **اُسی** کی طاقت ہے کہ زمین کی شکل میں مجسم ہو کر نوع انسان اور حیوانات کو اپنی پشت پر اٹھا رہی ہے مگر کیا یہ چیزیں **خدا ہیں؟ نہیں بلکہ مخلوق** مگر ان کے اجرام میں خدا کی طاقت ایسے طور سے پیوست ہو رہی ہے کہ جیسے قلم کے ساتھ ہاتھ ملا ہوا ہے اگرچہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ قلم لکھتی ہے مگر قلم نہیں لکھتی بلکہ ہاتھ لکھتا ہے یا مثلاً ایک لوہے کا ٹکڑہ جو آگ میں پڑ کر آگ کی شکل بن گیا ہے ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ جلاتا ہے اور روشنی بھی دیتا ہے مگر دراصل وہ صفات اسکی نہیں بلکہ آگ کی ہیں اسیطرح تحقیق کی نظر سے یہ بھی سچ ہے کہ جسقدر اجرام فلکی و عناصر ارضی بلکہ ذرہ ذرہ عالم سفلی اور علوی کا مشہود اور محسوس ہے یہ سب باعتبار اپنی مختلف خاصیتوں کے جو انمیں پائی جاتی ہیں خدا کے نام ہیں اور خدا کی صفات ہیں اور خدا کی طاقت ہے جو ان کے اندر پوشیدہ طور پر جلوہ گر ہے اور یہ سب ابتدا میں اسی کے کلمے تھے جو اسکی قدرت نے انکو مختلف رنگوں میں ظاہر کر دیا۔ نادان سوال کریگا کہ خدا کے کلمے کیونکر مجسم ہوئے کیا خدا انکی علیحدہ ہونے سے کم ہو گیا مگر اسکو سوچنا چاہیئے کہ آفتاب سے جو ایک **آتشی شیشہ**[†] آگ حاصل کرتی ہے وہ آگ کچھ آفتاب میں سے کم نہیں کرتی۔ ایسا ہی جو کچھ چاند کی تاثیر سے پھلوں میں فربہی آتی ہے وہ چاند کو دبلا نہیں کر دیتی۔ یہی خدا کی معرفت کا ایک بھید اور تمام نظام روحانی کا مرکز ہے کہ خدا کے **کلمات** سے ہی دنیا کی پیدایش ہے جبکہ یہ بات طے ہو چکی اور خود قرآن شریف نے یہ علم ہمیں عطا کیا تو پھر میرے نزدیک ممکن ہے کہ وید نے جو کچھ آگ کی تعریف کی یا ہوا کی تعریف کی یا سورج کی مہما اور استت کی اس کا بھی یہی مقصد ہوگا کہ **الٰہی طاقت** ایسے شدید تعلق سے اُن کے اندر کام کر رہی ہے کہ درحقیقت اس کے مقابل **وہ سب اجرام بطور چھلکے کے ہیں اور وہ مغز** ہے اور سب **صفات** اسی کیطرف رجوع کرتی ہیں اسلئے اس کا نام آگ رکھنا چاہیئے اور اسی کا نام پانی اور اسی کا نام ہوا کیونکہ ان کے فعل انکے فعل نہیں بلکہ یہ سب اس کے فعل ہیں اور انکی طاقتیں نہیں بلکہ یہ سب **اسکی طاقتیں ہیں** جیسا کہ سورۃ فاتحہ کی اس آیت میں کہ الحمد للہ رب العٰلمین اسی کی طرف اشارہ ہے یعنی مختلف رنگوں اور پیرایوں اور عالموں میں جو دنیا کا نظام قائم رکھنے کے لئے زمین آسمان کی چیزیں کام کر رہی ہیں یہ وہ نہیں کام کرتیں بلکہ خدائی طاقت ان کے نیچے کام کر رہی ہے جیسا کہ دوسری آیت میں بھی فرمایا صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ یعنے دنیا ایک شیش محل ہے جس کے شیشوں کے نیچے زور سے پانی چل رہا ہے اور نادان سمجھتا ہے کہ یہی شیشے پانی ہیں حالانکہ پانی ان کے نیچے ہے۔ اور جیسا کہ قرآن شریف میں ایک تیسری جگہ بھی فرمایا۔ **وحملناھم فی البر والبحر** یعنے یہ خیال مت کرو کہ زمین تمہیں اٹھاتی ہے یا کشتیاں دریا میں تمہیں اٹھاتی ہیں بلکہ ہم خود تمہیں اٹھا رہے ہیں۔

(باقی آیندہ)

حاشیہ[†] آریہ صاحبان کا یہ عقیدہ ہے کہ پرمیشر نے زمین اور آسمان کی کسی چیز کو پیدا نہیں کیا صرف موجودہ چیزوں کو جو قدیم سے تھیں باہم جوڑا ہے جیسا کہ جیو جو قدیم ہیں اور انادی ہیں اور پرمانو یا پرکرتی جو اجسام کے چھوٹے چھوٹے حصے ہیں وہ قدیم اور انادی ہیں۔ مگر ہم ایسے اعتقاد کی وجہ سے اسقدر آریہ صاحبوں پر غصہ نہیں کرتے جسقدر ہمیں انکی بے نصیبی پر رحم آتا ہے کیونکہ جبکہ انہوں نے خدا تعالیٰ کی قدرت ایجاد کو شناخت نہیں کیا تو کیا شناخت کیا اور کونسا سچا اور کامل **گیان** انکو حاصل ہوا۔ وہ خدا جس نے اسقدر بڑے بڑے **اجرام آسمان** میں پیدا کئے جیسے سورج اور چاند اور اسقدر ستارے پیدا کئے جنکا اتبک انسانوں کو پتہ نہیں لگا۔

** کوئی محبت بغیر مشاہدہ حسن یا احسان کے پیدا نہیں ہو سکتی اور کوئی گناہ بغیر خدا کی محبت اور اندیشہ اسکی ناراضگی کے دور نہیں ہو سکتا۔ محبت گناہ کو ایسا جلاتی ہے جیسا کہ آگ میل کو جس شخص کو ہر روز آگ میں ڈالو گے کیا اسپر کوئی میل رہ سکتی ہے اگر وہ شخص جو نہ خدا کے حسن کا قائل ہے یعنے اسکو پورا قادر نہیں جانتا اور نہ خدا کے احسان کا قائل ہے یعنے یقین نہیں رکھتا جو اسکی روح جو اسکے اندر بول رہی ہے وہ خدا ہی کی وہ خاک اپنے پرمیشر سے **محبت** کرے گا۔ منہ

بقیہ حاشیہ کالم ۲ کیا وہ پیدا کر نہیں سکتا کسی مادہ کا محتاج تھا۔ جب میں ان بڑے بڑے اجرام کو دیکھتا ہوں اور انکی عظمت اور عجائبات پر غور کرتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ صرف ارادہ الٰہی سے اور اسکے اشارہ سے ہی سب کچھ ہو گیا تو میری روح بے اختیار بول اٹھتی ہے کہ اے ہمارے قادر خدا تو کیا ہی بزرگ قدرتوں والا ہے تیرے کام کیسے عجیب اور وراء العقل ہیں۔ نادان ہے وہ جو تیری قدرتوں سے انکار کرے اور احمق ہے وہ جو تیری نسبت یہ اعتراض پیش کرے کہ اسنے ان چیزوں کو کس مادہ سے بنایا۔ **افسوس** کہ آریہ صاحبان یہ نہیں خیال کرتے کہ اگر خدا کو مخلوق کے بنانے میں انسانی اسباب کی پابندی ضروری ہے تو پھر وہ جیسے بغیر مادہ کے کچھ بنا نہیں سکتا ویسا ہی وہ بغیر کسی کافی وقت کے کچھ بنا نہیں سکتا پس اس صورت میں جیسا کہ ہم ایک دیوار کی بنانے میں اندازہ کرتے ہیں کہ ایک معمار اتنے دنوں میں اسکو تیار کر سکتا ہے اس سے پہلے نہیں۔ ایسا ہی ہمیں یہ اندازہ کرنا پڑیگا کہ خدا کو مثلاً سورج یا چاند بنانے میں اسقدر وقت کی ضرور حاجت پڑتی ہوگی اور اس سے پہلے اسکے لئے غیر ممکن ہوگا کہ کچھ بنا سکے مگر ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کیلئے یہ حدیں مقرر کرنا اور کسی خاص اندازہ وقت کی طرف کسی کام کیلئے اس کو محتاج سمجھنا کفر ہے۔ اور گو وہ اپنی مرضی سے کوئی کام جلدی سے کرے یا دیر سے مگر وہ وقت کا محتاج نہیں پس اس صورت میں وہ مادہ کا کیونکر محتاج ہو گیا۔ انسانی ضعف کیلئے جو منطق بنائی گئی ہے اس منطق سے اسکے حق میں بھی کوئی نتیجہ نکالنا اس سے زیادہ کونسی حماقت ہوگی۔ میں ہرگز یقین نہیں رکھتا کہ وید کی یہ تعلیم ہو بلکہ خاص پنڈت دیانند کے پیٹ سے یہ تعلیم نکلی ہے پنڈت صاحب نے جب دیکھا کہ بغیر روٹی کھانے کے وہ جی نہیں سکتے اور بغیر پانی کے انکی پیاس نہیں بجھتی اور بغیر مشقت اور سفر خورش کے وید نہ پڑھ سکے تو انہوں نے سمجھ لیا کہ جیسا وہ ایک چیز کی حصول کیلئے مادہ کے محتاج ہیں ایسا ہی انکا پرمیشر بھی مادہ کا محتاج ہے انسان کا قاعدہ ہے کہ وہ دوسرے کے کاموں کو اپنے نفس پر قیاس کر لیتا ہے چنانچہ بازاری عورتیں ہرگز سمجھ نہیں سکتیں کہ دنیا میں پاکدامن اور پاک دل عورتیں بھی ہوتی ہیں جسکو آنکھیں ملی ہیں وہ آنکھوں کے بعد اپنے تئیں اندھا نہیں کر سکتا اور جسکو کوئی حصہ گیان اور معرفت کا ملا ہے وہ پھر جہالت کو پسند نہیں کر سکتا ہم نے صدہا امور اپنی آنکھوں سے ایسے خارق عادت دیکھے ہیں کہ اگر ہم بعد اس کے گواہی نہ دیں کہ درحقیقت ہمارا خدا قادر مطلق ہے اور کسی مادہ کا محتاج نہیں تو ہم سخت گنہگار ہوں گے شائد چودہ سال کے قریب ہو گیا ہے یا کم زیادہ جو میں نے دیکھا تھا کہ عالم کشف میں ایک کاغذ پر میں نے بعض باتیں لکھی ہیں اس غرض سے کہ ایسے طور سے وہ ہونی چاہیئے، ور میں نے دیکھا کہ میری وہ تحریر اپنے قادر خدا کے روبرو پیش کی کہ اسپر دستخط کر دیں کہ ایسا ہی ہو جائے تب میرے خدا نے ایک قلم سے ایک سرخی کی سیاہی سے جو خون کے مانند تھی اور میں خیال کرتا تھا کہ وہ خون ہی ہے اسپر دستخط اپنے کر دیئے اور دستخط سے پہلے قلم کو چھڑک دیا اور وہ چھینٹے خون کی میرے پر پڑے تب وجد اور شوق محبت سے میری آنکھ کھل گئی کہ خدا نے میرا منشا پورا کیا اور میری تحریر پر بے تامل دستخط کر دیئے۔ اسوقت میرے پاس ایک دوست موجود تھا یعنی میاں عبداللہ سنوری اس نے شور مچایا کہ یہ قطرے سرخ کہاں سے گرے اور جیسا کہ عالم کشف میں دیکھا تھا درحقیقت خارج میں بھی وہ سرخ قطرے تر بتر میرے کرتہ پر پڑے تھے اور کچھ عبداللہ پر بھی۔ اب بتلاؤ کہ یہ تمام کشفی معاملہ تھا ظاہر میں ان خونی قطروں کا وجود کیونکر پیدا ہو گیا اور کس مادہ سے وہ خون پیدا ہوا آریہ صاحبان بجز انکی کیا جواب دے سکتے ہیں کہ یہ قصہ جھوٹا ہے اور آپ بنا لیا ہے اور یہی قصہ شحنہ حق میں سرمہ چشم آریہ میں لکھا ہے کیونکہ انہیں تو نہیں وہ کتاب تالیف ... اور خود شحنہ میں [illegible]

[illegible]

مسیح موعود و غایۃ المقصود

مضمون نمبر ۳

(بطریق معارضہ بالقلب)

اثبات بطلان بعض عقائد فاسدہ علی حائری لاہوری علیہ ما یستحقہ کہ در ملک پنجاب اسباب ضلالت فراہم آوردہ است۔

باعث تحریر این مضمون و دیگر مضامین شخصے کشمیری الاصل اجہل الناس علیہ ما علیہ موسوم بہ علی حائری میباشد۔ حالات عجیبہ و مقالات غریبہ وے کہ کمتر از مضحکہ صبیان و حیلے نسوان نیست خواستم کہ درین مضمون و دیگر مضامین برائے ملاحظہ احباب اطیاب و مطالعہ اصحاب انجاب بالجملہ نوشتہ باشم تا عرفا دانستہ باشند کہ از جملہ شصت کذابان کہ ذکر آنہا در حدیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم رفتہ است این کشمیری عجیب تر میباشد کہ بحیلہ و فریب و کذب و دروغ میخواہد کہ خلق اللہ را از صراط مستقیم دور انداختہ ہمراہ جہنم ببرد۔ خدا لعنت کند گروہے را کہ فروختند دین را بدنانیر و دراہم و دست ظلم و تعدی را نسبت با امام زمان حضرت مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان و متبعانش دراز کردہ اند۔

ناظرین باید بخاطر جا دہند کہ قبل ازین دو مضمون در رد کتاب غایۃ المقصود جلد دوم مصنفہ این کشمیری علیہ ما یستحقہ در جریدہ الحکم بطبع درآمدہ بود کہ اخویم فضل چنگوی در کتاب خود نصرۃ الحق نام در پے افحام و اسکات مخالفین شد و دلائل و براہین ضعیفہ و واہیہ مخالفین را عموماً و علی حائری را خصوصاً اوہن من بیت العنکبوت باثبات رسانیدہ ناچار ارادہ تحریر جواب غایۃ المقصود را ترک گفتم و فارغ نشستم مگر سپس معلوم شد کہ این کشمیری علیہ ما علیہ و مقلدانش کتاب غایۃ المقصود جلد چہارم را کتابے لاجواب پندارند و بدان فخر و مباہات آرند و چونکہ کتاب مستطاب نصرۃ الحق ہنوز مجموعاً زیور طبع نپوشیدہ است لہذا خواستم کہ چند اغلاط مجتہد المتشیعین را کہ در غایۃ المقصود جلد چہارم بکمال جہالت و کوتاہ نظری ازو سرزدہ درین مضمون و مضامین آیندہ بدین ناظر سازم بنابر آن این چند سطر منسوک قلم سازم۔ وباللہ التوفیق وعلیہ التکلان۔

غایۃ المقصود صفحہ ۱۱ قولہ تسلط طاعون بر ہندوستان آیا بطریق غضب اللہ مثل ازمنہ سابقہ بر امم انبیاء سابقہ نازل شدہ است یا بہیچ امراض و آفات و بلیات متداولہ چون تپ محرقہ و زلزلہ و صاعقہ و ہیضہ و برص وجزام وغیرہا بنابر اول مخالفت قرآن عظیم لازم آید زیرا کہ در شان رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن ناطق و صادق است وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین۔ یعنے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم نفرستادیم ترا مگر رحمت برائے عالمیان و تفسیر این میکند آیۃ شریفہ سورہ انفال قولہ تعالے وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم یعنے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم رسم خداوندی نیست کہ عذاب کند ایشانرا و حال آنکہ تو رحمت عالمیان میان ایشان موجود باشی پس جزا و سزا است ہر چہ این نبی رحمت را منحصر در آخرت گذاشت تا رحمت عالمیان بودن آنحضرت صلعم ثابت گردد۔

اقول ایہا الناظرین! این اولین دلیلی است کہ مجتہد شیعیان در جلد چہارم غایۃ المقصود بتردید امامنا حضرت مرزا غلام احمد سلمہ اللہ تعالیٰ نوشتہ است پس ہرگاہ این دلیلش بآیات قرآنیہ و احادیث صحیحہ ضعیف و مردود ثابت بشود دیگر ادلہ وے را در جلد چہارم مندرج ساختہ بر آن قیاس توان کرد۔

حالا ببانگ بلند میگویم کہ مجتہد علیہ ما علیہ درین مسئلہ طریق صواب نہ پیمودہ بلکہ از منہج بغایت دور افتادہ۔ فی الحقیقت نزول عذاب بر منکرین و معاندین اسلام و کفار و منافقین لیام منافی رحمت نیست و تفسیر آیہ کریمہ وما کان اللہ لیعذبہم الخ نہ چنین باشد کہ مجتہد پنداشتہ[1] ناظرین باید قرآن کریم را در دست گیرند و سورہ انفال را نیک تلاوت فرمایند۔

قال اللہ تعالے (۱) واذ قالوا اللّٰہم ان کان ہٰذا ہو الحق من عندک۔

و آنگاہ کہ گفتند بارخدایا اگر ہست این قرآن راست از نزدیک تو۔

واذ قالوا اللّٰہم ان کان ہٰذا ہو الحق من عندک فامطر علینا حجارۃ من السماء او ائتنا بعذاب الیم ہ وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم وما کان اللہ معذبہم وہم یستغفرون ہ وما لہم الا یعذبہم اللہ وہم یصدون عن المسجد الحرام وما کانوا اولیاءہ ان اولیاؤہ الا المتقون ولٰکن اکثرہم لا یعلمون ہ وما کان صلاتہم عند البیت الا مکاء وتصدیۃ فذوقوا العذاب بما کنتم تکفرون۔

ترجمہ:۔ و آنگاہ کہ گفتند بارخدایا اگر ہست این قرآن راست از نزدیک تو پس بر ما سنگ را از آسمان ہا ببار بر ما عذاب دردناک را و نیست خدا کہ عذاب کند ایشانرا و تو میان ایشان باشی و ہرگز نیست خدا عذاب کنندۂ ایشان و ایشان استغفار میکنند یعنی سنت اللہ آنست کہ تا پیغمبر درمیان قوم باشد عذاب عام نمیکند و ہمچنین تا ایشان استغفار میکنند عذاب نمے آید و چیست مر ایشانرا یعنی بعد ہجرت حضرت سید البشر از میان ایشان کہ عذاب نکند ایشان را خدا و حال آنکہ ایشان باز میدارند یعنی مردمانرا از مسجد الحرام و نیستند سزاوار آنجا۔ نیستند سزاوار آنجا مگر متقیان۔ لیکن بیشترین ایشان نمیدانند یعنی اصل استحقاق عذاب دارند لیکن بودن پیغمبر درمیان ایشان مانع بود و الحال مانع برخاست و نیست نماز ایشان نزدیک خانہ کعبہ بجز صفیر کردن و دستک زدن پس بچشید اے کافران عذاب را بسبب کافر شدن خود

ازآن آیہ کریمہ ظاہر و روشن است کہ چون کفار مکہ درخواست نزول عذاب کردند خداوند فرمود کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم تا الحال از مکہ ہجرت نمیکند عذاب نازل نمیشود یعنی بعد ہجرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم عذاب نازل خواہد شد چنانچہ آیہ کریمہ فذوقوا العذاب بما کنتم تکفرون دلالت صریحہ دارد برین۔ پس استدلال مجتہد علیہ ما علیہ بآیہ کریمہ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین و آیہ کریمہ وما کان اللہ لیعذبہم بجز مغالطہ نیست۔

علاوہ برین دیگر آیات قرآنیہ نیز بر تکذیب مجتہد المتشیعین گواہ ہستند چنانچہ خداوند کریم در پارہ دہم سورہ توبہ میفرماید۔

(۱) وبشر الذین کفروا بعذاب الیم ہ الا الذین عاہدتم من المشرکین ثم لم ینقصوکم شیئاً ولم یظاہروا علیکم احداً فاتموا الیہم عہدہم الی مدتہم ان اللہ یحب المتقین ہ

و خبردہ کافران را بعذاب دردہندہ مگر آنانکہ بایشان عہد بستہ بودند از مشرکان باز کمی نکردند با شما از چیزے و مدد ندادند بر شما کسے را پس بوفا رسانید بسوے ایشان عہد ایشان را تا مدت ایشان ہر آئینہ خدا دوست میدارد پرہیزگارانرا۔

(۲) قاتلوہم یعذبہم اللہ بایدیکم ویخزہم وینصرکم علیہم ویشف صدور قوم مؤمنین ہ ویذہب غیظ قلوبہم ویتوب اللہ علے من یشاء واللہ علیم حکیم ہ پارہ دہم سورہ توبہ۔

ترجمہ:۔ جنگ کنید بایشان تا عذاب کند ایشان را خدا بدست شما و رسوا سازد ایشان را و فتح دہد شما را بر ایشان و شفا بخشد سینہائے گروہ مسلمانانرا۔ و دور کند اندوہ دل ایشان را و رحمت بازگردد خدا بر ہر کہ خواہد و خدا دانا و استوار کار است۔

(۳) ثم انزل اللہ سکینتہ علے رسولہ وعلے المؤمنین وانزل جنوداً لم تروہا وعذب الذین کفروا ط سورہ توبہ رکوع ۴

پس فرو فرستاد خداوند سکینت بر رسول خود و بر مومنین و فرو فرستاد لشکر کہ شما بدیدند و عذاب کرد کافران را۔

(۴) یا ایہا النبی جاہد الکفار والمنفقین واغلظ علیہم ط ومأوٰہم جہنم ط وبئس المصیر ہ یحلفون باللہ ما قالوا ط ولقد قالوا کلمۃ الکفر وکفروا بعد اسلامہم وہموا بما لم ینالوا ج وما نقموا الا ان اغنٰہم اللہ ورسولہ من فضلہ ج فان یتوبوا یک خیراً لہم ج وان یتولوا یعذبہم اللہ عذاباً الیماً فی الدنیا والاخرۃ ج وما لہم فی الارض من ولی ولا نصیر ہ سورہ توبہ رکوع ۱۰۔

ترجمہ:۔ اے پیغمبر جہاد کن با کافران و با منافقان و درشتی کن بر ایشان و جائے ایشان دوزخ است و وے بد جائیست سوگند میخورند بخدا کہ نگفتہ اند و ہر آئینہ گفتہ اند سخن کفر و کافر شدہ اند بعد اسلام خویش و قصد کردند آنچہ نیافتند یعنی ایذاے پیغمبر و انکار نکردند الا برآن کہ توانگر ساخت ایشانرا خدا و رسول از فضل خود پس اگر توبہ کنند بہتر باشد ایشانرا و اگر برگردند از توبہ عذاب کند ایشانرا [illegible]

[1] اگر این استدلال مجتہد صحیح باشد عقیدہ رجعت کہ شیعیان بران نازکنند مغالطہ محض نشیند سازم نجم الدین احمدی کرہانی

خدا بعذاب درد دہندہ در دنیا و آخرت و نیست ایشانرا در زمین ہیچ کارساز و ہیچ کارساز یاری دہندہ۔

(۵) وممن حولکم من الاعراب منٰفقون ومن اھل المدینۃ مردوا علی النفاق لا تعلمھم نحن نعلمھم سنعذبھم مرتین ثم یردون الی عذاب عظیم۔ سورہ توبہ رکوع ۱۳

ترجمہ۔ وازانکہ حوالی شما از اعراب منافقانند وبعض اہل مدینہ خوگرشدہ اند بنفاق تو نمیدانی ایشانرا ما میدانیم ایشانرا۔ عذاب خواہیم کرد ایشانرا دو بار یعنی درمیان مسلمانان ذلیل شوند و در اموال و اولاد آفات بینند باز گردانیدہ شوند بعذاب بزرگ۔

ایہا الناظرین ازین آیات کریمہ و دیگر آیات قرانیہ ظاہر و باہر است کہ نزول عذاب بر کفار و منافقین مطابق نصوص قرانیہ جایز و واقع و ثابت و متحقق است پس اعتراض مجتہد علیہ ما علیہ سراسر غلط است۔ صرف نظر ازین مصنف علیہ ما تحقہ در صفحہ ۱۲۰ و ۱۲۱ مرض طاعون را علامت حضرت امام مہدی علیہ السلام تسلیم میکند پس از مصنف بلند نظر این سوال جواب طلب میباشد کہ طاعون مذکور در زمانہ حضرت امام ہمام علیہ السلام چہ طور ظاہر خواہد شد آیا بطریق نزول عذاب بر منکران حضرت امام علیہ السلام ویا امراض و آفات و بلیات شداد لہ چون تپ محرقہ و زلزلہ و صاعقہ و ہیضہ و برص و جذام بصورت ثانیہ طاعون را علامت مہدی علیہ السلام قرار دادن چہ معنی دارد بصورت اول اعتراض مصنف را اگر سفاہت و جہالت نگفتہ شود دیگر چہ توان گفت **قولہ** حضرت خواجہ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم واہل بیت اطہارش را با وجود رسیدن اینقدر زحمت مشقات وظلم ایشان نفرین و دعائے بدہم در حق این امت مرحومہ نکردند تا خلاف وعدۂ خدا لازم نیاید۔

اینست معنی رحمت اللعالمین بودن ایشان پس ہرگاہ بوقت ظلم کردن بجود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم واہلبیتش نظر بوعدہ وما کان اللہ لیعذبھم ایشان را خدا عذاب نکند چگونہ ممکن است کہ بوجہ بدگفتن تو نزول عذاب فرماید **اقول** این تحریر مجتہد عدیم النظیر ہم بکرسی تحقیق نمی نشیند بلکہ صراحتاً دلالت دارد برانکہ مجتہد شیعان چنانچہ از کتاب وسنت بے خبر است از اصول وفروع امامیہ نیز خبری ندارد **تنبیہ الغافلین** بہ اسکات و افحام معاندین روایتی چند از اصح التصانیف المتشیعین نقل میکنم در فروع کافی مطبوعہ لکھنو جلد اکتاب الجنایز بصفحہ ۹۹ روایتی چند از امام جعفر صادق علیہ السلام مروی است کہ دو تا روایت از انجملہ بطریق نمونہ نقل بر داشتہ میشود چون عبد اللہ بن ابی بن سلول بمرد۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم بجنازہ او تشریف ارزانی داشتند پس عمر گفت کہ یا رسول اللہ آیا خدا ترا از ایستادن برقبر این منافق منع نفرمودہ است رسول اللہ علیہ وسلم ہیچ نگفت عمر بار دگر گفت کہ یا رسول اللہ آیا خدا ترا از ایستادن برقبر این منافق منع نفرمودہ است پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمود کہ خرابی باد ترا تو چہ دانی کہ من چہ گفتم و چہ طور دعاء کردم۔ گفتم من بدین طور دعا کردہ ام کہ خداوندا شکمش را با آتش پر کن و قبر اورا با آتش پر کن و اورا بجہنم برسان۔ روایت است عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لما مات عبد اللہ بن ابی بن سلول حضرت النبی صلے اللہ علیہ والہ جنازتہ فقال عمر یا رسول اللہ علیہ والہ یا رسول اللہ انی قلت اللھم احش جوفہ نارا واملاء قبرہ نارا واصلہ نارا روایتی دیگر نیز در ہمین صفحہ منقول است وھی ھذا عن ابی عبد اللہ علیہ السلام ان رجلا من المنافقین مات فخرج الحسین ابن علی صلوات اللہ علیہما یمشی معہ خلفہ مولے لہ الحسن علیہ السلام این تذھب یا فلان قال فقال لہ مولاہ افر من جنازۃ ھذا المنافق ان اصلی علیھا فقال لہ الحسین علیہ السلام انظر ان تقوم علی یمینی فما تسمعنی اقول فقل مثلہ فلما ان کبر علیہ ولیہ قال الحسین علیہ السلام اللہ اکبر اللھم فلان عبدک الف لعنۃ مؤتلفۃ غیر مختلفۃ اللھم اخز عبدک فی عبادک وبلادک واصلہ نارک واذقہ اشد عذابک فانہ کان یتولی اعدائک ویعادی اولیائک ویبغض اھلبیت نبیک۔

ترجمہ مرویست از امام جعفر صادق علیہ السلام کہ شخصے از منافقین بمرد امام حسین علیہ السلام ہمراہ جنازہ او میرفت غلامی از غلامان امام حسین علیہ السلام دوچار شد امام حسین علیہ السلام از و پرسید کہ اے فلان کجا میروی گفت از نماز جنازہ این منافق میگریزم امام فرمود نزد راست من ایستادہ شو بشنو انچہ من بگویم تو ہم مثل ان بگو چون ولی آن میت تکبیر گفت حضرت امام حسین دعا کرد بار خدایا برین بندہ فلان خود لعنت بفرست ہزار لعنت کہ پے در پے باشد مختلف نباشد بار خدایا رسوا کن این بندہ خود را در بندگان خود و اورا بجہنم برسان و اورا سخت ترین عذاب خود بچشان کہ او دشمنان ترا دوست میداشت و با دوستان تو دشمنی میکرد و با اہلبیت نبی تو بغض میداشت۔

حالا ناظرین انصاف بفرمایند کہ مجتہد شیعان با این طمطراق ہمہ دانی از اصول ومبانے طایفہ خود ہم چہ قدر بیخبر است **قولہ** وبنا بر ثانی این آفات وبلیات والام وامراض واسقام من اللہ العلام تنبیہاً للخواص والعوام برائے امام مقرر ومعین اند و در نزول وتسلط آنہا مصالح وحکم بے شمار باشند۔

الی قولہ پس بخیال فقیر حقیر نزول چنین ابتلا از جملہ مراحم والطاف مقربہ الی الجنتہ ومکارم واعطاف مبعدہ از جہنم برائے خواص وعوام است پس چنین الطاف مقربہ را عذاب وغضب اللہ نامیدن البتہ موجب غضب خداست کہ مستحقش بجز مرزائی کادیانی دیگری نمیتواند شد اللھم لقہ منک غضباً مکشوفاً موفوراً انتہی بالفاظ الخبیثہ۔

اقول ایہا الناظرین ہرگاہ بتحقیق مجتہد علیہ ما علیہ بوضوح پیوستہ کہ تسلط طاعون براہل ہندوستان از جملہ مراحم والطاف مقربہ الجنتہ ومکارم واعطاف متعدد از جہنم برائے خواص وعوام و پر ظاہر کہ بر مسلک امامیہ اثنا عشریہ لطف بر خدا واجب است پس مارا میرسد کہ بگوئیم کہ خدارا واجبست کہ جملہ امامیہ اثنا عشریہ ونیز امام غایب الزمان را عموماً ومجتہد علیہ ما علیہ را خصوصاً ذایقہ طاعون بچشاند اللھم لقہ منک غضباً مکشوفاً موفوراً کہ بہترین مستحقش بجز حائری لاہوری وقوم او دیگری نمیتواند شد۔

وانچہ مجتہد علیہ ما علیہ در فلاسفی ابتلاء آفات والام من اللہ العلام حوالہ قلم ساختہ مصداق این شعر است۔

حرف درویشان بدزدد مرد دون
تا بخواند بر سلیمی صد فسون

ناظرین باید بخاطر جا دہند کہ تجویز نزول عذاب بر مقربان بارگاہ الہی سخنیست کہ بجد کفر میرساند البتہ انبیا و اولیا و صلحا و اصفیا را ابتلا پیش آمدن بطریق عقل ونقل روا است مگر آن ابتلا بطریق عذاب نمی باشد بلکہ دران مصالح و حکم بیشمار میباشد۔

قولہ۔ ہرگاہ فی الواقع والحقیقت این طاعون علامت مہدویت تو میبود البتہ میبایست کہ تمام روے زمین شورہ وشیرین حادث میشد زیرا کہ امام مہدی برائے تمامی اہل زمین ہادی خواہد بود نہ محض برائے ہندوستان بنا بران نزول عذاب طاعون برائے اہل ہند مخصوصاً معنے ندارد۔

اقول۔ درین مضمون از آیات قرانیہ باثبات رسانیدہ ایم کہ عذاب قتل بر کفار مکہ نازل شد پس معترضی ہمچو مجتہد علیہ ما علیہ نیز آن گفت کہ ہرگاہ فی الواقع والحقیقت نزول عذاب قتل بر کفار مکہ علامت صادقہ رسالت حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم میبود البتہ میبایست کہ بر تمام میکرد مخالفین روی زمین میشد زیرا کہ حضرت رسول عربی بقول خود برائے تمامی اہل زمین ہادی بودند نہ محض برائے عرب بنا بران نزول عذاب قتل برائے اہل عرب مخصوصاً معنے ندارد فما ھو جوابکم فھو جوابنا۔

ثانیاً مجتہد علیہ ما علیہ درہمین کتاب خود بہ صفحہ ۱۲۰ از نسخہ اکمال الدین مطبوعہ ایران آوردہ است قدام القائم موتان موت احمر وموت ابیض حتے یذھب من کل سبعۃ خمسۃ فالموت الاحمر السیف والموت الابیض الطاعون۔ حالا از و استفسار میرود کہ این طاعون بر تمام روی زمین شورہ وشیرین حادث خواہد شد یا نے بصورت اول حاجت ظہور مہدی چیست بصورت ثانی امام مہدی برائے تمامی اہل زمین ہادی خواہد بود نہ مخصوص برائے ملکی از ممالک بنا بران نزول عذاب طاعون برائے ملکی مخصوصاً معنے ندارد فما جوابکم فھو جوابنا۔

ثالثاً این عذاب طاعون کہ باقرار مجتہد علیہ ما علیہ از علامات امام مہدی علیہ السلام است آیا در آن واحد بر تمام روی زمین شورہ و شیرین حادث خواہد شد یا در اوقات مختلف بصورت اول دلیلے بر آن وحاجت ظہور مہدی و موت احمر چیست بصورت ثانیہ فما ھو جوابکم فھو جوابنا۔

(باقی دارد)

راقم
صادق حسین مختار۔ سکرٹری
انجمن احمدیہ اٹاوہ
۱۹۔ جولائی ۱۹۰۵ء

وصیّتِ نورِدین

ناظرین الحکم کو معلوم ہو گا کہ پچھلے دنوں جب حضرت حکیم الامۃ (الضیب اعدا) بیمار ہو گئے تھے اُس وقت آپ نے خاکسار ایڈیٹر سے فرمایا تھا کہ اس حالت کرب و اضطراب میں میں نے ایک مضمون لکھا ہے وہ مضمون ایڈیٹر الحکم کو مل گیا ہے جسے وہ ناظرین الحکم کے فائدہ کے لئے ذیل میں چھاپتا ہے + اصل مضمون چونکہ عربی میں ہے اسلئے پہلے اصل چھاپتا ہوں اور اگلی اشاعت میں انشاءاللہ اسکا ترجمہ مع بعض ضروری حواشی کے میں درج کروں گا - وما توفیقی الا باللّٰہ العلی العظیم (ایڈیٹر)

هذا شهادتی امانة عند کل من سمع او نظر فهم بعد ان اشهدت الله تعالے وملائکته علیها - وانا الفقیر الی رب العلمین - نور الدین - اللهم جعله کاسمه - آمین -

ان الله تعالے ربی رب العالمین - الرحمن الرحیم مالک یوم الدین - و ان الله الاحد الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد - وحده لاشریک له له الملک وله الحمد - الحی القیوم - وانه بکل شئ علیم یدبر الامر من السماء الی الارض - القادر - الفعال لما یرید السمیع البصیر - کلم الله موسیٰ تکلیما وله الاسماء الحسنیٰ وهو الغنی من العالمین - استویٰ علی عرشه ولیس کمثله شئ - احاط بکل شئ علما وخلقا ووسع کل شئ علما واحصی کل شئ عددا یعلم السر واخفی الا یعلم من خلق وهو اللطیف الخبیر - عالم الغیب والشهادة فتعالیٰ عما یشرکون - هو الاول لیس قبله شئ هو الاٰخر لیس بعده شئ هو الظاهر لیس فوقه شئ هو الباطن لیس دونه شئ لا راد لقضائه ولا معقب لحکمه بیده الخیر وهو علی کل شئ قدیر و تمت کلمة ربک صدقا وعدلا - لا مبدل لکلماته ولیس بظلام للعبید و

لا یظلم ربک احدا ولله الحجة البالغة ولو شاء لهدی الناس جمیعا یغضب ویرضی ویفرح بتوبة العبد - ولا تدرکه الابصار وهو یدرک الابصار .... وهو اللطیف الخبیر ومع هذا وجوه یومئذ ناضرة الی ربها ناظرة -

والقرآن کلام الله نزل به الروح الامین علی مولینا ورسولنا خاتم النبین وسید ولد آدم رحمة للعلمین - ارسل الی الناس نعم الی الناس کافه قال تعالے قل یا ایها الناس انی رسول الله الیکم جمیعا - ونزل احسن الحدیث ووعد انه حافظه کما قال تعالے انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون - وهو هدی ورحمه وشفاء وروح - وفضل - وکفایة وقد کفی -

والملائکة حق والرسل حق وکتب الله وما انزل من قبل حق ولم یزل الله ربا رحیما متکلما ولا یزال - وخلق کل شئ فقدره تقدیرا والقبر والسوال فیه والنشر والحشر حشر الاجساد والحساب فریق فی الجنة وفریق فی السعیر والصراط والشفاعة لاهل الکبائر - فضلا عن الصغایر ورفع الدرجات حق - نعماء الجنة حق فهی عطاء غیر مجذوذ وآلام النار - وان علیها تسعة عشر حق و ان ربک فعال لما یرید وقد سبقت رحمته غضبه - وانه ارحم الراحمین واحکم الحاکمین واکرم الاکرمین -

ثم الاسلام بنی علی خمس شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله والصلوة والزکوة والصوم والحج - وان الصلوة وسواها کما ثبتت فی التعامل والسنة وکما بینت مشرحا فی الموطا والبخاری ورائینا ها فی المومنین وایقنا انها سبیل المومنین وقال تعالے ومن یتبع غیر سبیل المومنین نوله ما تولی ونصله جهنم وساءت مصیرا وان الله سبحانه تعالے کما امرنا باتباع ما انزل الینا امرنا باتباع محمد رسوله کما قال قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله وکما امر باطاعته امرنا طاعة رسوله واطاعة ولی الامر - فقال واطیعوا الله واطیعوا الرسول واولی الامر منکم - بل و

قال فی اطاعة الوالدین وان جاهداک علی ان تشرک بی ما لیس لک به علم فلا تطعهما وصاحبهما فی الدنیا معروفا -

ولا بد ان نقدم اطاعة الله واطاعة کتابه علی اطاعة الخلق واطاعة رسوله اطاعة تعالے عن سلطانه کما قال و من یطع الرسول فقد اطاع الله واحب اتباع السابقین الاولین من المهاجرین والانصار کما قال تعالے السابقون الاولون من المهاجرین والانصار و الذین اتبعوهم باحسان رضی الله عنهم ورضوا عنه - فانهم اول من تزکی بتزکیة حبیبنا وسیدنا محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم - والخلفاء الراشدون منهم ابوبکر وعمر وعثمان ما کانوا ولا واحد منهم منافقا ابدا فان الله تعالے وصف المنافقین بانهم هموا بما لم ینالوا وهولاء نالوا ما هموا - وهم مصداق وعد الله الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصلحٰت لیستخلفنهم فی الارض - وهم الغالبون کما ذکر فی المائده وعلی منهم هو رسول الله وختنه وزوج بنت الرسول فاطمه البتول وحبه ایمان وبغضه نفاق وهو اخ رسول محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو بمنزله هارون من موسیٰ -

ومنهم سید وهو حسن المجتبیٰ اللهم توی فی قلبی حبه رضی الله عنه - فانه مصداق یصلح الله به بین الفئتین من المسلمین - واحب اخاه الحسین سید شباب اهل الجنة قتل غر مظلوما شهیدا وابغض فی مقابلته العنید ذا الخبیثه فانه ما اثنے علیه احد خیرا - بل اثنوا علیه شرا -

واحب العشرة المبشرة واصحاب البدر وبیعة الرضوان ومن قتل فی احد وجمیع من بشره سیدنا وقرأنا فی الصحاح - بل ومن اسلم علی یده الکریمة واحب علی الاسلام - کمعاویة ومغیرة ابن شعبة ماکذب منهم احد فی امر الدین عن الرسول الاکرم وما کان احد منهم اطرش - وترکت من بد والشعور - الروافض والشیعه - والخوارج والمعتزله والمقلدة الجامدة التارکین لنصوص القرآن والسنة و الاحادیث الصحیحة الثابتة لقول احد والحمد لله رب العالمین - ومع هذا

احب ابا حنیفه ومالکا والشافعی واحمد ومحمد بن اسمٰعیل البخاری واصحاب السنن والفقها والمحدثین رحمهم الله واعظم ما علیهم واحب اتباعهم فانهم هم القدوه واثنی علیهم خیرا - واحتاج الی تحقیقاتهم ومع هذا اقدم من قدمه الله ورسوله -

واعتقد ان عیسیٰ علیه السلام توفاه الله قبل رفعه الیه کما وعد الله تعالے فی انی متوفیک ورافعک الی - وما قتل و ما صلب وثبت رفعه لقوله تعالے بل رفعه الله الیه وقدم سبحانه فی الوعد توفیه وما قدمه الله قدمنا وما اخره اخرنا ثم الله جعل الارض کفاتا احیاء وامواتا - وقال تعالے ما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل - فخلی علیه السلام کما خلت الرسل علیه الصلوة والسلام -

وان عیسیٰ ابن مریم الذی نازل نزل صلوات الله وسلامه علیه فان الله سبحانه وعدنا فی القرآن فی النور بان الله یستخلف من یستخلف منا - و صرح رسولنا سید الاولین والاٰخرین سید ولد آدم صلی الله علیه وسلم بان انا زل اما مکم منکم -

وشهد الله وملائکة واولو العلم بانه هو وشهد الشمس والقمر بانه المهدی والطاعون والجدب والقتال بانه المرسل کما قال ولقد ارسلنا الی امم من قبلک فاخذنا اهلها بالباساء والضراء وفوزه وفلاحه مع مخالفیه الاریه والبراهمه والنصاریٰ ورسله والعلماء والمتصوفین والحکام واقلربه بنی عمه بیکرة ابیهم بانه هو المطاع - وتجدیده ونصرته بانه هو علی الحق -

حضرت اقدس مرزا صاحب کی تصویر کی پوسٹ کارڈ

	سیکڑا	ہزار
بڑھیا دو رنگے	۲/	عصہ ۸/
یک رنگے	۲/	عیصہ ۲/

دس ہزار کے لئے ا/ اور پچاس ہزار سے اوپر کے لئے ۲/ ہزار رعایت - دیگر سب قسم کا مال معمولی کمیشن پر مل سکتا ہے -

حکم چند ایشر داس - مارواڑی بازار بمبئی

جاپانی چٹھی

دربارہ تبلیغ واشاعت اسلام وغیرہ

جناب شیخ صاحب! السلام علیکم۔ ذیل کا خط درج اخبار فرماکر مشکور فرمائیے۔

(نیازکیش خاکسار محمد اسحاق پراچہ از جاپان)

بخدمت مکرمی جناب محمد یعقوب شریف صاحب مترجم ملٹری سکرٹری سرکار عالی نظام حیدرآباد دکن گوشہ محل حیدرآباد۔

نوازش فرمائے بندہ السلام علیکم۔ مجھے آپکا نوازشنامہ ملا۔ یاد آوری کا تہ دل سے مشکور ہوں۔ میں سچ کہتا ہوں آپ کا خط پڑھکر مجھے حد سے زیادہ خوشی ہوئی اور یقینی ہونی چاہیئے تھی کیونکہ ایک ایسی اسلامی ریاست میں سے جسپر ہماری قوم کی ترقی کا بہت کچھ دار مدار ہوسکتا ہے قومی ہمدردی کی صدا سنی۔ آپنے اگر میرے مضامین جو قبل اس کے مختلف قومی اخبارات میں نکل چکے ہیں ملاحظہ فرمائے ہیں اور آپ نے میری چٹھی جو بندہ نے مولوی ہدایت اللہ خانصاحب کے نام وکیل اخبار میں پچھلے مہینے بغرض اشاعت بھیجی تھی ملاحظہ فرمائی ہے تو آپ کو اپنے خط کا جواب بہت کچھ معلوم ہوگیا ہوگا۔ لیکن تاہم اسوقت بھی میں حتی الوسع وضاحت کے ساتھ آپ کے خط کا جواب عرض کرونگا۔ آپ کے خط میں چونکہ کوئی پرائیویٹ بات نہیں ہے اسلئے مناسب ہے کہ ناظرین کے ملاحظہ کیلئے جواب سے پہلے اسی بیانیہ درج کردوں۔ تاکہ میرے جوابات تسلی بخش نہ ہونے کی حالت میں دوسرے بھائی اپنی رائے ظاہر کرسکیں۔ وہو ہذا:۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ مجمع محاسن اشفاق مصدر مکارم اخلاق جناب مسٹر محمد اسحٰق صاحب زاد الطافکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اخبار وکیل مطبوعہ ۱۲ مارچ ۱۹۰۵ء میں آپکے اس وعدہ نے کمال ہی ممنون کیا کہ جو آپسے صنعت وحرفت جاپان کے متعلق کچھ استفسار کرے آپ اس کو جواب دیں گے۔ آپکی اس ہمدردی سے جو عمدہ تشویق ایسی کام کی دلا رہی ہے جسکی اہل ہند بالخصوص مسلمانوں کو اشد ضرورت ہے علی العموم اہل ہند اور بالخصوص اپنی قوم کو متشکر گذار ہونا چاہیئے واقعی یہ آپ نے اہم کام اپنے ذمہ لیا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ آپکے نیک ارادوں میں آپکی مدد کرے اور قوم کو اس سے منافع کثیر پہونچاوے۔ "دی الیسٹ" نامی جاپانی اخبار سے اللواء مصری اخبار نے ایک نوٹ کا ترجمہ کیا تھا۔ اسکا ترجمہ اردو اخبار وکیل مطبوعہ ۱۰ مارچ ۱۹۰۵ء میں طبع ہوا ہے جس کا ایک حصہ یہ ہے:۔ "اسلام کی تعلیم نے ہمارے دل پر گہرا اثر ڈالا ہے اور ہم اسلام اور مسلمانوں دونوں کے ثناخواں ہیں۔ لیکن پھر بھی ہمیں عقاید اسلام کے متعلق اور بہت کچھ علم حاصل کرنا چاہیئے۔ اور ہم اس کے لئے آمادہ ہیں۔ مگر مغایرت زبان ہماری سد راہ ہے اسلئے اگر مسلمانان چین اسلام کی تعلیمات کا لب لباب جاپانی زبان میں ترجمہ کردیں۔ تو ہم ان کے بہت ہی ممنون ہوں گے۔ اور ہمیں پورا موقعہ ملجائیگا کہ عقاید اسلام پر ایک محققانہ اور مناظرانہ نظر ڈالکر اپنے لئے کوئی فیصلہ کرلیں"۔

تبلیغ اسلام فرض کفایہ ہے بالخصوص ایسی حالت میں جبکہ ایک قوم خود اسلام کی ماہیت کی تحقیق کیطرف مائل ہو۔ پس آپ (۱) یہ بتائیے کہ آیا اہل ہند کسطرح اس خدمت کا شرف حاصل کرسکتے ہیں۔ (ا) اگر چند باخبر علماء کو آمادہ کیا جاوے کہ وہ جاپانی زبان سیکھیں تو اس کے کیا وسایل ہیں۔ اور اسمیں کیا کیا دقتیں حائل ہونیکا اندیشہ ہے (ب) یہ بھی معلوم ہونیکی ضرورت ہے کہ اسوقت اہل جاپان کے معتقدات کیا ہیں۔ انکی معتقدات کی کتب کا غالباً ترجمہ کرا کے انکا انتظام کرانا بھی مقصد مذکور کے لئے ضروری ہوگا۔ تاکہ اس سے پوری واقفیت ہوکر اُدْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ پر ہمارا شن عمل کرسکے (ج) جاپانی قوم میں بھی آیا مسلمان ہیں اور انکی حالت مذہبی کیسی ہے؟

(۲) دوسری غرض یہ ہے کہ اسوقت اخبار وکیل کی پرزور تحریرات سے کچھ تحریک مسلمانوں کے قلوب میں کسب صنعت وحرفت کی ہوچلی ہے۔ اگر اسیطرح سلسلہ جنبانی رہی تو انشاء اللہ تعالیٰ وہ دن دور نہیں کہ پوری آرزو بھی ہوجاوے۔ اسوقت ضرورت اسکی ہے کہ مفصل طور پر ملک کو اس سے آگاہ کیا جائے (الف) کون کونسے صنایع ایسے ہیں جو جلد حاصل ہوسکتے ہیں اور ہماری موجودہ حالت کے موزون ہیں (ب) ان کے حصول کے لئے کسقدر انگریزی دانی کی ضرورت ہے۔ یا اور کیا شرائط ہیں؟ (ج) مصارف سفر ومصارف تحصیل اور مصارف ضروریات ماہوار کم سے کم جاپان میں طلباء کو کیا برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ (د) وہاں تعلیم صنعت وحرفت مدارس میں حاصل کرنے کے بعد تجربہ حاصل کرنے کیلئے کارخانجات میں کام کرنیکا موقعہ ملتا ہے یا کیا صورت ہے؟ (ہ) یہاں سے جو مصارف طالبعلم کو ماہوار بھیجے جاویں تو وہ کسطرح وہاں پہونچیں گے۔ امید کہ اگر طلباء کیلئے سہولت اور مصارف میں کمی کی تدابیر بتائی جائیں تو قبل اس کے کہ عام طور پر وظائف وغیرہ کا انتظام ہو خاص وہ لوگ جو ان مصارف کو برداشت کرسکیں پرائیویٹ طور پر اپنے اعزہ کو بھیجنے کی ہمت کرینگے میں اب اپنی اس نیاز نامہ کو اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ آپکو آپکے مقاصد میں پوری کامیابی عطا کرے والسلام خیر الختام۔ (نیاز مند محمد یعقوب شریف)

صاحب من! آپ کا خط تو ختم ہوا۔ اب جواب عرض کرتا ہوں۔ لیکن اسموقعہ پر یہ عرض کردینا بھی ضروری ہے کہ مجھے برادران وطن کیطرف سے قریب قریب اسی مضمون کے متعدد خطوط ملے ہیں جن کا فرداً فرداً جواب دینا بہت مشکل معلوم ہوتا ہے۔ اسلئے میرے تمام بھائی اس خط کو مشترکہ جواب سمجھیں۔

آپ کا فرمانا بجا اور درست ہے اور بیشک یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اسلام کی اشاعت میں کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑیں اور اپنے اس پیارے مذہب کی خدمت تن دہی سے کریں جسنے ہمکو بت پرستی سے بچایا۔ جس نے ہمکو جہالت سے نکالکر روشنی کے میدان میں ڈالا۔ اور جس نے ہمارے متفرق گروہوں کو ایک قوم بنایا۔ اور پھر ایسے وقت میں جبکہ ہر ایک قوم اپنی دینی اور دنیاوی ترقی اور اعزاز کیلئے سر توڑ کوشش کررہی ہو۔ اور جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ تثلیث جیسے بے بنیاد مذہب کے پھیلانے کیلئے دوسری قومیں کروڑوں روپیہ خرچ کررہی ہیں۔ اور اپنا مذہبی جاہ وجلال پیدا کرنے کیلئے یا یوں سمجھئے کہ تمام دنیا کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے اور عیسوی جھنڈے کے نیچے لانے کے لئے پانی کیطرح روپیہ بہا رہے ہیں تو ہمارا بھی یہ فرض موقت ہے کہ ہم اسلام کی اشاعت پورے طور سے کریں۔ اور اسلام کو دہریہ منش لوگوں کے حملوں سے بچاویں۔ مگر اب سوال یہ ہے کہ ہم ایسے وقت میں تبلیغ اسلام کیونکر کریں۔ جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہر طرف مغربی تعلیم اور مغربی خیالات پھیلے ہوئے ہیں اور ہر ایک شخص موجودہ سائنس اور فلسفہ سے اور عقلی دلایل سے جواب مانگنے کو طیار ہے۔ اور ادہر ہماری خود مذہبی کیا اور دنیاوی کیا ہر قسم کی حالت سخت نازک ہورہی ہے۔ ہماری قوم میں نہ اب قوت ہے نہ سلطنت ہے۔ نہ علم ہے نہ جاہ وحشم ہے نہ پیسہ ہے نہ علم ہے۔ اور نہ ہم میں اب مذہبی جوش ہے۔ ہم مسلمان کیا ہیں صرف کہنے کو برائے نام مسلمان ہیں۔ اور مردم شماری میں مسلمانوں کی تعداد دکھانیکو ہیں ورنہ سچ پوچھو تو ہم آجکل کے مسلمان اسلام کے لئے باعث ننگ ہیں اور اپنے بزرگوں کے نام کو بٹہ لگا رہے ہیں۔ ہمارے علماء ہیں تو تعصب کے پتلے ہیں انکو مذہبی خدمت سے یا تبلیغ اسلام سے سروکار نہیں ہے بلکہ وہ تو اسلام کا دائرہ اسقدر محدود کئے ہوئے ہیں کہ ایک مسلمان نماز پڑھنے والا۔ خدا کو وحدہ لاشریک جاننے والا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قیامت پر ایمان رکھنے والا اور تمام اصول اسلام کو ماننے والا۔ ایک فروعی مسئلہ پر ان سے اختلاف کرجائے یا عقلی دلیل مانگے تو وہ کفر کا فتوے لئے تیار بیٹھے ہیں اور اسلام کے دائرہ سے اس کو نکالنے پر آمادہ ہیں اور اسی پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ سے بھی اس بیچارہ کو اسلام سے خارج کرنے کے لئے فتوے لکھانے کو مستعد ہیں اور صرف تیار نہیں بلکہ عملی صورت میں بھی کر دکھاتے ہیں اور ایسی مثالیں بے شمار آپ دیکھتے ہوں گے۔ کسی خاص شخص کا نام لینے کی کیا ضرورت۔ یہ تو اپنے گھر کو گھر کے چراغ سے آگ لگانے کو تیار ہیں۔ اور آپ ہیں کہ ان سے غیر ممالک میں تبلیغ واشاعت اسلام چاہتے ہیں ہماری قوم میں ایک مرض نہیں جس کا علاج کیا جائے یہاں تو سینکڑوں لاعلاج بیماریاں ہیں کس کس کا درمان کیا جائے۔ ہماری اسلامی انجمنیں ہیں تو نام کیلئے اور نمود کے لئے اور اگر وہ سچے دل سے اسلام کی خیرخواہ اور اسلامی انجمنیں ہیں تو اہل اسلام کے لئے کیوں نہیں وہ کام کرتیں۔ جنسے مسلمانوں کو فائدہ اور اسلام کی ترقی ہو۔ اور کیا وجہ ہے کہ وہ اپنا چاہا کرنا چاہتی ہیں اور دوسروں کی نصیحت کو نہیں سنتیں؟ میں کسی کا دل دکھانا نہیں چاہتا مگر اتنا کہے بغیر بھی نہیں رہ سکتا کہ اب ہماری قوم میں وہ طاقت کہاں ہے کہ جس سے وہ صرف تبلیغ اسلام کے لئے علماء کو اول گھر پر عرصہ تک تیار کرے اور بعد ازاں صرف کثیر کرکے ان کو جاپان میں تبلیغ اسلام کے لئے بھیجے۔

اس موقعہ پر تو ہماری انجمن حمایت اسلام لاہور کا فرض تہا کہ وہ جب سے حمایت اسلام کا دعویٰ کرتی ہے وہ اپنے ہاں طلباء کو مذہبی تعلیم اعلیٰ درجہ کی دیتی۔ اور ساتھ ہی انگریزی تعلیم اعلیٰ درجہ کی دیتی اور ایسے باخبر ہوشیار طلباء کو جاپان میں وظایف دیکر صنعت وحرفت کی تعلیم کے لئے بھیجتی وہ یہاں پر علوم وفنون سیکھتے اور ایک آدھ گھنٹہ ہر روز تبلیغ اسلام پر بھی خرچ کرتے۔ وہ اپنے ملک کے لئے در یتیم بنتے اور اشاعت اسلام کا مقصد بھی حل ہوتا گویا کہ ایک پنتھ دو کاج کے مصداق ہوتے۔ ہماری انجمن کو مناسب ہے کہ وہ اسوقت عقل سے کام لے۔ میں خود پنجابی ہوں اور پنجابی بھائیوں کے خیالات سے خوب واقف ہوں۔ ہمارے کارکنان انجمن کو شرم آتی ہے کہ وہ اپنے سابقہ دستور العمل کو چھوڑ دیں میں انکی خدمت میں باادب عرض کرتا ہوں کہ انسان آخر انسان ہے اس سے غلطی ہونا لازمی ہے اور مناسب یہ ہوتا ہے کہ جب اپنی غلطی معلوم ہوجائے تو اس کو دور کیا جائے نہ کہ اپنی بے جا پامردی اور خودداری دکھانیکی غرض سے غلطی پر غلطی کیجائے اور ہٹ دہرمی سے کام لیا جائے۔ آپنے کالج قایم کیا کس بات کے لئے؟ صرف اسی بات کے لئے تاکہ غریب مسلمان دوسرے کالجوں کی فیس ادا نہیں کرسکتے انکو آپکے کالج میں سستی تعلیم دیجائے گی اور قوم کا فائدہ ہوگا۔ بیشک آپکا یہ نیک ارادہ تہا۔ خدا آپکو جزائے خیر دے۔ مگر افسوس ہے کہ آپکی یہ کوشش لاحاصل ثابت ہوئی ہے اور قوم کو بجائے فائدہ کے نقصان پہونچا۔ آپکی امسال رپورٹ نتیجہ امتحانات کے دیکھنے سے معلوم ہوا ہے کہ آپ کے کالج میں سے صرف ایک شخص بی۔ اے پاس ہوا ہے۔ اب سخت افسوس کی بات ہے کہ ایک بی۔ اے نکلے اور قوم کا بیس بائیس ہزار روپیہ سالانہ کالج پر خرچ ہو۔ اور یہ ظاہر کیا جائے کہ ہم قوم کی خیرخواہی کررہے ہیں اور ہم اسلام کی حمایت کررہے ہیں

حیف ہے ایسی بیجا اسلامی حمایت اور اسلامی خیر خواہی پر۔ مجھے آپ کے کالج میں چند روز کے لئے تعلیم پانے کا فخر حاصل ہے۔ مگر افسوس ہے کہ پڑھائی ناقص انتظام خراب اور قومی سپرٹ کا نام و نشان نہ پاکر فوراً کالج کو چھوڑ کر علیگڈھ کی راہ لی۔ آپ ہی انصاف سے فرمایئے اگر آپ کا کالج ہماری ضروریات پوری کر سکے تو کیا ضرورت کہ ہم مشن کالج گورنمنٹ کالج وغیرہ میں جائیں۔

ذرا کان کھولئے! اور سنئے! حیدر آباد سے صدا آ رہی ہے کہ جاپان میں تبلیغ اسلام کیلئے اسلام سے باخبر علماء کو بھیجا جائے۔ اب ہماری قوم میں اتنی طاقت و ثروت تو ہی نہیں کہ اس فرض کو پورا کر سکے اگر آپ کو اسلامی حمیت کا دعویٰ اور آپ کے کالج میں اسلام سے باخبر انگریزی تعلیم یافتہ طلبا موجود ہیں جیسے کہ آپ کا دعویٰ ہے کہ ہیں تو یہ وقت ہے کہ کالج کو توڑ دو جسکی تعلیم قوم کیلئے گران ثابت ہو چکی ہے۔ اور صنعتی تعلیم کیلئے وظایف دیکر طلباء کو جاپان بھیجو۔ وہ علوم و فنون وہاں سیکھیں اور نیز اشاعت اسلام کریں۔ تبلیغ اسلام کیلئے اور ہر ایک مذہب کی اشاعت کے لئے اب تو تمام مہذب ممالک میں راستہ صاف ہے اور کوئی مشکل نہیں رہی کیونکہ تلوار نہیں چلانی پڑتی۔ اب تو صرف تقریر اور تحریر سے سب مطلب حاصل ہو جاتا ہے۔ تم باخبر مسلمان طلباء کو بھیجو۔ وہ وہاں پر صنعتی تعلیم حاصل کرنیکے علاوہ جاپانی اخبارات میں اسلام کے متعلق مضامین لکھیں اور لوگوں میں اسلامی خیالات پھیلائیں۔ پبلک مقامات پر ہر روز ایک آدھ گھنٹہ لکچر دیں اگر اتنا بھی نہیں تو صرف ہفتہ وار اتوار کے روز لکچر دیں۔ اپنے حسن اخلاق و اطوار کا جاپانیوں غیر قوموں کو دکھائیں پھر دیکھئے اسلام کی اشاعت ہوتی ہے یا نہیں ہوتی۔ مگر یہاں تو افسوس ہے کہ قوم کے نوجوان جنپر قوم کی ترقی کا دارومدار ہے یورپ و جاپان وغیرہ میں جاتے ہیں تو کیا کرتے ہیں؟ اپنے مذہب کو بالکل خیر باد۔ خدا و رسول کا ذکر کبھی خواب میں نہیں آتا۔ اور اعلیٰ طبقہ کے لوگوں میں رہکر ان کو اپنی سادی زندگی سے نفرت ہو جاتی ہے اور اس قسم کی زندگی بسر کرنیکا خیال دماغوں میں سما جاتا ہے جو ہماری مالی حالت کیلئے کسیطرح موزوں نہیں ہوتی۔ عیش پسندی۔ اور فضول خرچی یہ پہلے دو اثر ہیں جو ہمارے نوجوانوں پر غیر ممالک میں پڑتے ہیں گویا ان کا وجود بجائے مفید ہونے کے ملک کیلئے الٹا مضر ثابت ہوتا ہے۔ اس خرابی کو رفع کرنے کیلئے ہماری قوم کو تو جہ کرنی چاہیئے۔ اور اس خرابی کی اصل وجہ یہ ہے کہ ہمارے سکولوں اور کالجوں کی تعلیم بالکل ناقص ہے اور ہمکو ایام طفلی میں مذہب سے بالکل ناواقف رکھا جاتا ہے اور یہ قصور ہمارا نہیں ہے بلکہ ہماری قوم کا ہے جو ادہوری تعلیم پر بیجا روپیہ صرف کر رہی ہے اور موجودہ تعلیم کے نقایص رفع کرنیکی کوشش نہیں کرتی۔

مجھے تعجب اور سخت تعجب ہے کہ ہماری اسلامی انجمنیں ندوۃ العلماء اور دیگر تمام اسلامی مجلسیں خواہ وہ سنی ہوں شیعہ ہوں وہابی ہوں یا کچھ ہوں جو اسلام کی حمایت کا دعویٰ کرتی ہیں۔ اور اسلام کے نام سے قوم کا روپیہ نئے نئے بہانوں سے کھینچ لیتی ہیں آخر وہ کس مرض کی دوا ہیں۔ میں تو خیال کرتا ہوں انکا عدم وجود برابر ہے انکی مثال تو ایسی ہے جیسے کسی شخص کے سر میں درد ہو اور ڈاکٹر علاج اس کے پاؤں کا شروع کر دے اور کہے کہ میں علاج کر رہا ہوں اور اپنی طبابت کا فرض جو میرا کام ہے پورا کر رہا ہوں عقلمند آدمی انکی بات کو کب باور کریگا وہ تو اسے صاف سنائیگا کہ احمق تو اپنی دوا بھی ضایع کر رہا ہے اور مریض کا دوسرا حصہ کہ نیکی بجائے تو اس کا اور عضو بدن ضایع کر رہا ہے اسیطرح ہماری یہ اسلامی مجلسیں ہماری قوم کا علاج کر رہی ہیں اور ناواقف پبلک سے روپیہ اکٹھا کرنے کیلئے کسی نہ کسی ٹٹی کی آڑ لئے ہوئی ہیں۔ افسوس ایسی حالت قوم اور اسلام کی دیکھکر یہی کہنا پڑتا ہے ؎

پستی کا کوئی حد سے گذرنا دیکھے
اسلام کا گر کر نہ ابھرنا دیکھے

ہائے افسوس ہے۔ ہم انہی مسلمانوں کی اولاد ہیں جنکی فتوحات عرب سے چین تک پہونچ چکی تہیں۔ اور ادہر اندلس اور پیرس میں اسلامی جھنڈا جا گاڑا تہا۔ اور جہاں جاتے تہے اسلام کو ساتھ لیجاتے تہے۔ انہوں نے تبلیغ اسلام کیلئے کوئی خاص مشنری سسٹم جاری نہیں کیا تہا۔ اور نہ اشاعت اسلام کیلئے خاص طور سے مسلمان پادری مقرر کئے تہے بلکہ ہر ایک شخص خود پادری تہا۔ جہاں وہ جاتے تہے سیر و سیاحت کیلئے تجارت کیلئے ملکی فتوحات کیلئے ان اغراض کے ساتھ ہی وہ غیر قوموں کو تلقین اسلام بھی کرتے تہے۔ اپنا پاک نمونہ پیش کرتے تہے۔ آخر ہم بھی انکی اولاد ہیں جو تمام علوم کے بانی تہے۔ ہم انکی اولاد ہیں جو یورپ کے استاد تہے۔ اور آج وہی ہم ہیں کہ اپنے شاگردوں سے نیم وحشی اور جنگلی کہلاتے ہیں۔ اور اپنی حالت پر خوش اور قناعت کئے بیٹھے ہیں۔

ایک تو یہ تجویز ہے کہ اسلام کی اشاعت کی جو مینوعرض کی کہ دین سے واقف ہوشیار طلباء کو بھیجئے کہ وہ وہاں پر صنعت و حرفت سیکھیں اور نیز تقریر و تحریر سے اسلامی خیالات پھیلائیں۔ دوسری اس سے بھی آسان تجویز عرض کرتا ہوں جاپان میں جسقدر اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ ہیں وہ عموماً انگریزی اور جرمن و فرنچ زبانوں سے واقف ہیں اور یہاں پر انگریزی اور جرمن اخبارات بھی نکلتے ہیں۔ اسلئے اسلام پر جو کتابیں انگریزی اور دیگر یورپین زبانوں میں لکھی گئی ہیں ان کو یہاں کے کالجوں، بڑے بڑے کتب خانوں پبلک لائیبریریوں اور عام کلبوں میں مفت تقسیم کیا جائے۔ اور اسلام پر جو ماہواری رسالے انگریزی زبان کے اندر ہندوستان مصر وغیرہ میں شایع ہوتے ہیں وہ یہاں مفت بھیجے جاویں۔ چند ایک دیسی کتابوں کا نام عرض خدمت کرتا ہوں جیسے قرآن شریف کا انگریزی ترجمہ۔ پریچنگ آف اسلام مولفہ آرنلڈ صاحب۔ لایف آف محمد (صلعم) یعنی خطبات احمدیہ انگریزی مولفہ سرسید احمد خان اور علیٰ ہذا القیاس اسیطرح کی انگریزی کتابیں جو اسلام کے متعلق ہوں۔ ماہواری رسالوں میں۔ ریویو آف ریلیجنز جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کیطرف سے نکلتا ہے اور ایسے رسایل جو اسلام کی تائید میں نکلتے ہوں یہاں بھیجنے چاہئیں۔ مرزا صاحب کا ذکر کرتے ہوئے مجھے اسموقعہ پر افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے قومی اخبارات اپنا فرض کما حقہ ادا نہیں کر رہے ہیں۔ انکا مقصد سوائے معدودے چند روپیہ کمانا اور اپنے خریدار و نخوش کرنا ہوتا ہے نہ کہ ان کی اصلاح کرنا۔ بعض اخبارات جنکا نام ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں اس پالیسی کو مدنظر رکھتے ہوئے یہانتک تجاوز کر جاتے ہیں کہ وہ کسی فریق کے پیر و مرشد یا کسی مذہب کے بانی کی توہین اسوجہ سے شروع کر دیتے ہیں کہ پبلک اس شخص کو برا سمجھتی ہے لہذا ان کا اخبار عام پسند ہوگا اور جاہل پبلک کی نظروں میں با وقار سمجھا جائیگا اور لوگ کہیں گے کہ شاباش فلاں اخبار نے فلاں مردود کی خوب خبر لی ہے۔ میں ایسے اخبارات کی خدمت میں باادب التماس کرتا ہوں کہ ہماری قوم کو تو پہلے ہی سے گہن لگ رہا ہے اور اپنے پاک مذہب کے پرانے دستور العمل کو چھوڑنے کیوجہ سے جس نے ہمارے متفرق گروہوں کو ایک قوم بنایا تہا۔ ہم پھر ایک قوم سے متفرق گروہ ہو گئے ہیں اسوقت تو آپ کا یہ فرض تہا کہ ایسی تجاویز اختیار کرتے کہ مذہبی عداوت تعصب بغض عناد قوم سے دور ہو جاتا اور ہم ایک قوم بنجاتے اور ہمارے ذاتی خیالات کچھ ہی ہوتے ہمارے دوسرے مسلمان بہائی کو ہم سے نفرت نہ ہوتی۔ آپکی ایسی تحریرات اور ہتک آمیز کارٹون دیکھکر فریق ثانی کا کلیجہ مارے غصہ کے خون ہو جاتا ہوگا۔ اور نتیجہ یہ کہ قوم کے افراد میں عداوت و بغض و عناد کی آگ دن بدن اور بڑہتی جاتی ہے اور جو اس کا انجام ہوگا وہ روز روشن کیطرح ظاہر ہے۔ ہماری قوم ایسی گر جائیگی کہ اس کا کوئی نام لیوا نہیں رہیگا۔ آپکو مناسب ہے کہ قوم کی گری ہوئی حالت کو سنبہالو۔ یورپ کیطرف نگاہ کرو۔ وہاں بھی مختلف مذاہب ہیں اور وہاں بھی ہمارے ملک کیطرح سچے یا جہوٹے مجدد و مذہب ہونیکا دعویٰ رکھتے ہیں۔ ابھی حال میں ایک انگریز نے دعویٰ کیا ہے کہ اسپر وحی اترتی ہے اور وہ مسیح کا ایلچی ہے۔ مجھے ٹہیک اسکے دعوی کے الفاظ یاد نہیں۔ مگر انگریزی اخبارات میں اس نئے رسول کا بہت کچھ چرچا رہا ہے مگر کسی نے اس کے بارے میں ذرا بھی برا بہلا نہیں کہا۔ وجہ کیا؟ صرف یہی کہ اگر اس کا کوئی ماننے والا ہو تو اس کی دل آزاری نہو۔ اور قوم میں بغض و عداوت کی آگ نہ پھیلے۔ آپکو بھی یہی دستور العمل اختیار کرنا چاہیئے۔ ہمارا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ جو شخص ملک قوم اور مذہب کی بہتری کیلئے کچھ کر رہا ہو اسکی ہم امداد کریں۔

بہائی اگر امداد نہیں تو مخالفت بھی تو نہیں چاہیئے یہی سید احمد کی قوم ذرسید ساتھ کی اسکے مذہبی خیالات کچھ ہوں اور ایک قومی کام اس نے مخالفت شروع کی اور یہ نہ سمجھا کہ ہماری ملک و قوم کی ترقی کے لئے ہمکو کار کنان کی ضرورت ہے اس سے ہمکو کیا غرض کہ وہ کون ہیں اور کس خیالات کے ہیں۔ بہائی تم یہ بتاؤ کہ اگر کوئی انگریز تمہاری قوم یا مذہب کی ترقی کے لئے تمہاری مدد شروع کرے تو تم اسوجہ سے اسکی امداد کو منظور نہیں کروگے کہ وہ عیسائی ہے نہیں بلکہ تجربہ تو یہ بتاتا ہے کہ تم بڑے خوش ہوگے۔ آرنلڈ صاحب نے ایک پریچنگ آف اسلام لکھدی تو تمہاری قوم آپے خوشی کے پہولی نہیں سمائی۔ مارسین صاحب نے تمہاری قوم کی بہبودی کیلئے لیکچر دیدیا تو تم آفرین آفرین کہنے لگے۔ مگر ایک غریب مسلمان خدا کو ماننے والا قرآن پاک پر عمل کرنے والے شخص نے سچائی سے یا کسی حکمت عملی سے یا اپنی اجتہادی غلطی سے تمہارے خیالات سے مخالفت کی تو تم نے اسکو کافر و ملحد قرار دینا شروع کر دیا۔ بہائی ہر ایک شخص کو اختیار ہے کہ وہ اپنا مذہب کچھ ہی رکھے۔ ہمکو کام سے کام ہے یا ہمکو نام سے کام ہے؟ ہمکو تو وہی پیارا ہے جو ہماری قوم کیلئے کچھ کرتا ہے خواہ وہ احمد (سید احمد) بانئے کالج ہو۔ خواہ وہ احمد (مرزا غلام احمد) بانئے مذہب ہو۔ خواہ وہ مہدی (سید مہدی حسن نواب محسن الملک) مصلح قوم ہو۔ خواہ وہ مہدی (مرزا غلام احمد) مصلح مذہب ہو۔ وہ نیچری ہو یا مرزائی۔ سنی ہو یا شیعہ ہم کو اس سے غرض نہیں ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ وہ اپنے دعویٰ کے بموجب قوم کی یا مذہب کی خدمت کہاں تک کر رہا ہے۔ اور اسکی خدمت ہماری قوم و مذہب کے لئے کہاں تک مفید ہے۔ اگر اسکی خدمات واقعی مفید اور قابل قدر ہیں تو ہم بڑے ناشکرے ہوں گے اگر بجائے قدر دانی کے اسکی مخالفت شروع کر دیں۔ اور مخالفت بھی کس وجہ سے صرف اسوجہ سے کہ اس کے عقائد ہمارے عقائد کے برخلاف ہیں اور اسکی بنا پر اسے گالیاں دینا شروع کر دیں۔

اس عبارت معترضہ کے بعد ملتمس ہوں کہ اسلام پر انگریزی کتب یا ماہوار رسالے جو واقعی اچہے ہوں اور غیر موقعوں پر اچہا اثر ڈال سکیں بغیر اس خیال کے کہ وہ کسی قلم سے نکلے ہیں یہاں بھیجنے چاہئیں اسپر خرچ بھی بالکل کچھ نہیں ہوگا یعنے جس شخص کے پاس ایسی کتاب ہو یا جسکے ہاں ایسا مذہبی رسالہ آتا ہو وہ خود پڑھکر یہاں میرے پاس بھیجدیوے۔ مناسب مناسب کتب خانوں اور جاپان کے مختلف شہروں میں میں اپنے خرچ سے تقسیم کر دیا کرونگا اور کتب خانوں میں کتابیں درج کرا لونگا۔ جاپانی زبان کے متعلق یہ عرض ہے کہ اس زبان کا لکھنا پڑہنا نہیں سیکھتے بلکہ صرف بول چال سیکھتے ہیں تا کہ اپنی بات دوسرے کو سمجھا سکیں اور دوسرے کی تقریر کو خود سمجھ سکیں اور یہ بول چال کا سیکھنا بہت آسان ہے چند مہینوں میں آجاتی ہے۔ اور بول چال سیکھنے کیلئے انگریزی زبان میں بہت کتابیں چہپ چکی ہیں جنکو معمولی انگریزی دان پڑھکر اپنا مطلب نکال اور بغیر استاد کے جاپانی بول چال سیکھ سکتا ہے۔ ایسی کتب کا نام اور انکے ملنے کا پتہ دریافت کرنے کیلئے آپ میری چٹھی جو اس سے قبل

عیسائی بنانے والی مشین

ہمنے الحکم کی کسی گذشتہ اشاعت مین طمع زر اور تبدیل مذاہب کے عنوان سے ایک مختصر سا نوٹ لکھا تھا - جسپر بعض لوگون کے اخبار تحفہ سرور کو خصوصیت کے ساتھ جوش آیا ہے اور اس نے ۲۰ - جولائی کی اشاعت مین اسپر ایک لیڈر لکھ دیا ہے -

اس لیڈر مین اس بات سے انکار کیا گیا ہے کہ لوگ جو عیسائی ہوتے ہین وہ طمع زر کیوجہ سے نہین ہوتے ہین - ممکن ہے ایڈیٹر صاحب تحفہ سرور کا خیال صحیح ہو اور جن دیسی اور ولایتی مشنریون نے سالہاسال کے بعد عیسائیت کی ناکامی پر مضامین لکھے ہین اور دیسی کلیسا مین شامل ہونے ...... والون کو لالچی ہونے کا خطاب دیا ہے انہون نے بے وقوفی کی ہو - مین مسٹر شاکر کو بہت سی مثالین ایسے لوگون کی دے سکتا ہون مگر میرے نزدیک یہہ ایک فضول بحث ہوگی - یہہ مین تسلیم کرتا ہون کہ عیسائیت کی طرف کشش اور جذب کا باعث صرف روپیہ ہی نہین بلکہ اور بہی بہت سی باتین ہین جنکا بہول جانا انکے ذکر کرنے سے بہتر ہوگا -

۱۸۹۸ء کے ستمبر مین ڈاکٹر پینل صاحب نے لودہانہ کے ایک مسیحی اخبار نور افشان مین ایک مضمون **مشنری اور دیسی کلیسیا** کے عنوان سے چہپوایا تہا - اگر مسٹر شاکر اس مضمون کو پڑہ لیتے تو شاید وہ اس لیڈر کے لکہنے کی جرأت نکرتے - مین انکی واقفیت کے لئے اس مضمون کا کچھ اقتباس ذیل مین درج کرتا ہون شاکر صاحب ڈاکٹر پینل سے پوچھ لین کہ کیون صاحب وہ کون لوگ ہین جنپر آپ یہ الزام لگاتے ہین ؟ پھر مین ہی فیصلہ ہوجائیگا - اسکے بعد بہی اگر شاکر صاحب کو کوئی شبہ دیسی کلیسیا کے متعلق رہا تو مین انشاء اللہ انکے فاضل مسیحی بزرگون کی تحریرون ہی سے انکی تسلی کرنے کی سعی کرونگا - لیکن کیا اس سے مسٹر شاکر مان لین گے کہ عیسائی طمع زر کی وجہ سے ہی ہوتے ہین ؟ الحکم یا سلسلہ عالیہ کے متعلق جو کچھ انہون نے لکہا ہے انہین کوئی امر ایسا نہین جسکا مین جواب دون - سردست ڈاکٹر پینل کی چٹھی کا انتخاب ان کے لئے بہتر یا سبق ہوگا - وہ صراحت سے کہہ سکتے ہین کہ آیا ڈاکٹر صاحب جہوٹے ہین یا شاکر صاحب خود ! -

آج کل فنڈ کی کمی اور نکتہ چینیان اور دیگر واقعات ایسے پیش آئے کہ اصلاح کرنے کی افواہین کثرت سے آنے لگین - پس چند خیالات جو مین نے پانچ سال کے تجربہ اور لوگون کے طرز معاشرت سے معلوم ہوگئے ہین ظاہر کرنا بے موقع نہوگا - گو اس سے کچھ اور فائدہ نہ ہو مگر اتنا تو ضرور ہے کہ مشنری صاحبان جواب دینے کا موقع پائین گے پنجاب کی ہندوستانی کلیسیا کا اصل حال معلوم کرنا میرے لئے گویا ایک میٹھی نیند سے جاگ اٹھنا تہا - نو مریدون کی بابتہ مجھے امید تھی کہ وہ اپنی پہلی محبت اور لوگون کو بھی مسیح کی روشنی مین لانے کی کوشش کرین گے - ثابت ہوا کہ دل مین یہ حساب لگا رہے ہین کہ پادری صاحب اس بااثر دینی خدمت کے لئے کیا کچھ دین گے - **یا انجیل کی منادی کرنے سے مجھے کیا کچھ دنیوی ترقی یا فائدے ہونگے** اور بجائے اس کے کہ چہوٹے بچو ایک دوسرے سے پیار کرو گھر کے جھگڑے - **حسد - بغض - چغلی پائی** جاتی ہے یہہ ہمارا فرض ہے کہ جہان تک ممکن ہو اس بات کا حقیقی سبب دریافت کرین کہ دیسی کلیسیا مین حد درجہ **ریاکاری اور دنیا پرستی** کہان سے آگھسی ہے پھر ہم سب حتی المقدور اپنے طریقون کی اس قدر اصلاح کرین کہ کم سے کم ہم خود اس باعث نہ ٹھہرین سب سے بڑی مشکل مالی تعلقات کی ہے - جو اکثر مشنری اور اون کے مریدون اور دیگر ہندوستانی مسیحیون کے درمیان ہے مشنری نہ فقط روحانی صلاح کار اور رہنما ہے بلکہ ساتھ ہی اون کی ماہواری تنخواہ دینے والا ہے - اور اوسکی خوشنودی مزاج پر انکی دنیوی بہبودی اور ترقی کا مدار رہتا ہے اس طور سے مین نے دیکھا ہے کہ مشن احاطہ جس کے ساتھ میرا بہت گہرا تعلق تہا بالکل **ریاکاری اور چغلخوری اور خوشامد پرستی کا گھر بن** گیا ہے - جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ جب کوئی نیا متلاشی آتا ہے - خواہ اوس کا حقیقی مقصد کیسا ہی پاک صاف کیون نہ ہو خواہ مخواہ دنیوی فوائد اور مشن کی نوکری کی طمع اسے دلائی جاتی ہے - اس طور سے مسیحی تعلیم اور دنیوی مقاصد اور حرص کے لئے پردہ بن جاتا ہے - اور مشنری گو بلا ارادہ مگر تو بھی سچ مچ اور قابل الزام طور پر اس سب کا باعث ہے - ایک متلاشی جو مسیحی ہو کر فی الفور مشن کا وظیفہ خوار ہو جاتا ہے اس سے غیر اقوام کی نظر مین اسکی صلیب بردار کی محبت کا ثبوت بہت کم باقی رہجاتا ہے تنخواہ دار مناد جو اس لیاقت کا آدمی ہے کہ اگر مشن اوسکو نکالدے تو **آدھی تنخواہ** بھی اس کو دوسری جگہہ نہین ملیگی مشن کیلئے **بے عزتی کا سبب ہے** - اور جب وہ بازار مین منادی کے لئے کہڑا ہوتا ہے تو ایک سست اور بے اصول آدمی کے لئے جس کے نزدیک مذہب فقط ایک روٹی کمانے کا وسیلہ ہے - ایک کشش کا باعث ہے لیکن ساتھ ہی اس کے ایک دیندار اور ایک نیک ہندو مسلمان کے لئے ایک اشارہ ہے کہ وہ ایسے مذہب سے جسکا کہ وہ نمونہ ہے دور دور بہاگین یہ شیطان کی بڑی حکمت ہے کہ ہم مشن کے روپیون سے ایسے آدمیون کی پرورش کرین - **جو بد معاش اور مکارون کو کلیسیان مین لاوین** اور حق کے طالبون کو اس سے دور رکھین - جب تک مشن ایسے لوگون کو مسیحی خدمت کے لئے لگائیگا - جن کو اور جگہ بہت کم تنخواہ ملے تب تک یہ الزام اون سے دور نہ ہوگا - کم سے کم مشنری سوسائٹی کے نقصون کے بارہ مین جو کہا جاسکتا ہے وہ یہ ہے کہ خداوند کے روپیہ کو بد معاشون **اور ریاکارون کے بڑھانے مین** - استعمال نہ کرنا چاہئے - **ایسے لوگون کا مسیحی مذہب مین ہونا بت پرستی سے بدتر ہے** - موجودہ زمانہ مین فی الحقیقت اکثر مفصلہ ذیل باتین ہین جو ایک آدمی کو مسیح ہونے سے روکتی ہین - مثلاً مشن کے وظیفہ پر پڑا رہنا ریاکاری سے نفرت - چاپلوسی کی لیاقت کا نہ ہونا - نیز ایک قسم کی حب الوطنی اون کے دل پر چوٹ لگاتی ہے کیونکہ کئی مغربی رسمین اور سوشیل روایتین مسیحی مذہب کے ایک جزو کے طور پر پیش کیجاتی ہین علاوہ اس کے بہت ہی نفرت انگیز وہ باتین بھی ہین جو اون لوگون مین پائی جاتی ہین جن مین مشنری لوگ کام کرتے ہین اور اون باتون کو پسند کرتے ہین مثلاً غلامی کی روح - بغیر غور کرنیکے ہان مین ہان ملانا - چاپلوسی جو اون کو ہر طرح کا کام کرنے کے لئے تیار کر دیتی ہے - اور مشنری کی ہر ایک بات ماننے کے لئے جس سے کہ وہ تنخواہ پاتے ہین آمادہ کر دیتی ہے -

مزید بران ایک متلاشی جو اپنے لوگون اور مذہب کو برا بھلا کہنا شروع کرتا ہے - وہ حقیقت مین اپنی صداقت کو پورے پورے طور پر ظاہر نہین کرتا اور یہی طریقہ اکثر کیتھیکسٹ اپنی منادی مین دکہلاتے ہین اون کو روحون کو تبدیل کرنے کا اسقدر فکر نہین ہے جتنا اون مشنریون کو خوش کرنیکا جن سے وہ تنخواہ پاتے ہین -

...... بپتسمون اور طالبان حق کی بڑی بڑی فہرستون کی خواہش موجودہ مشنون مین بڑی خرابی پیدا کر رہی ہے جب کہ مناد خالص منادی سے ناکامیاب ہوتے ہین تو اور لوگون کو شہ دیگر مسیحی مذہب مین لے آتے ہین -

.... وہ ایک بڑی خوشی کا دن ہوگا جب کہ حامیان انگلستان اس بات کو سیکھ لین گے - کہ ایک نئے ملک مین بپتسمون کی فہرست مسیحی مذہب کی ترقی کا ایک اصلی پیمانہ نہین ہے -

تحقیقات الشیعہ

مولوی عبد الباسط صاحب کو آپ جانتے ہونگے درویش وضع انسان معلوم ہوتا ہے - اسکی نسبت بیان کیا جاتا ہے - کہ تخمیناً بارہ سال تک اہل حدیث کیخدمت کر کے بڑی محنت سے علم حاصل کیا ہے مگر وہابیت مین اسکو اطمینان قلب حاصل نہوا اسواسطے تہوڑے عرصہ سے شیعہ مذہب کو اختیار کیا ہے - اور اب مختلف شہرون مین شیعیت کی تائید مین وعظ کرتا پہرتا ہے - اغلباً ۵ مئی ۱۹۰۵ء مین اوسکو شہر پشاور مین امام بارہ میر حیدر شاہ صاحب مرحوم مین چند دفعہ وعظ کرنیکا موقع ملا - ایک دفعہ حسب تحریک شیعہ دوست کے مین مجلس وعظ مین شریک ہوا - مولویصاحب نے قرآن و حدیث کو اچھے لب لہجہ مین ادا کیا - اور ایسی سنجیدگی و شائستگی سے وعظ کیا کہ کسی شیعہ مولوی سے کم امید ہوسکتی ہے - اسمین زیادہ خوبی یہ تھی کہ استدلال اونکا قرآن مجید سے تہا چونکہ میرا قلب مجکو ہدایت کرتا ہے - کہ مین مولوی صاحب موصوف کا وعظ اپنے الفاظ مین قوم کے سامنے پیش کردون اور جہان کہین کوئی سوال پیدا ہوتا ہو اوسکا ذکر بہی کردون ممکن ہے کسی اہل دل کو فائدہ پہنچ جاوے اور علماء اہل تشیع کو نیز موقع حاصل ہے - بنا بران - مولویصاحب کا وعظ پانچ حصون مین تقسیم ہو کر پیش کیا جاتا ہے - وھو ھذا - ۱ حضرت علی علیہ السلام مثیل ہارون تھے - ۲ حضرت علی خلافت بلا فصل سے بسبب نا قابلیت محروم نہین کئے گئے - ۳ آیہ انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس الی ازواج مطہرات کے حق مین نہین ہے - ۴ انبیا اولیا نے معجزات دکہائے ہین - ۵ ذکر شہادت امام حسین علیہ السلام - باقی آیندہ محمد رمضان علی

مراسلت

جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا
و
کان حقا علینا نصر المومنین

خدا کے پاک لوگونکو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکہاتی ہے
وہ بنتی ہے ہوا اور ہر خس راہ کو اڑاتی ہے
وہ ہو جاتی ہے آگ اور ہر مخالف کو جلاتی ہے
کبھی وہ خاک ہو کر دشمنوں کے سر پہ پڑتی ہے
کبھی ہو کر وہ پانی اون پہ اک طوفان لاتی ہے
غرض رکتی نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے
بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بحضور عالیجناب فیض ظہور حضرت مولانا و بالفضل اولنا حضرت کریم الملت صاحب سلمہ اللہ تعالے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحمد للہ رب العالمین جو سب کا خالق اور مالک اور رازق اور بخشنہار ہے اور سلام و صلواۃ اور برکات اور رحمتیں ہوں اوس محمد پر جس نے ہم کو ایسا رب دکہلایا۔ اور اوس کے غلام پر جس نے اس زمانہ میں اسلام کی لاج رکہہ لی ہے۔ اور آبپاشی سے موسم خزان کو موسم بہار بنا رہا ہے۔

اما بعد واضح رائے عالی ہو کہ ان دنوں راقم بتقریب رخصت متصل قصبہ حافظ آباد موضع گڑہی آورن وطن مولوف میں موجود ہے۔ ضروری امور خانگی کیوجہ سے سہ ماہ کے لئے سیالکوٹ کی جماعت سے مہجوری ہے۔ تاہم تمام شکر ہے۔ کہ اس بار کے علاقہ سے بھی بندگ خدا مناسبت رکھتے ہیں کچھہ لوں کے میل جول سے اور زیادہ تر الحکم کے ذریعہ سے آگاہ رہتا ہوں۔ مجھے اب زیادہ تر محسوس ہوا ہے کہ الحکم ہی اس سلسلہ عالیہ کا ارگن اور تنہائی کا اعلے رفیق ہے۔ فضل مرحوم کا نہایت ہی رنج ہوا ہے اوسکی دعا کی تحریک اخبار کے ذریعہ احمدی جماعت کی یاد دہانی کے لئے فرماتے رہیں۔ میں دل سے دعا کرتا ہوں۔ کہ حق سبحانہ تعالے مرحوم مغفور کو دائمی زندگی نصیب کرے۔ آمین ثم آمین۔

میں آپ کو اس علاقہ کا ایک واقعہ سناتا ہوں۔ جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالے کے ماموروں کو ہمیشہ قوم شناخت کیا کرتی ہے اور قوم کے آگے جو روکاوٹیں ہوں۔ وہ کس طرح نابود ہو جاتی ہیں۔ قصبہ حافظ آباد کے غرب میں موضع پریم کوٹ ایک چھوٹا سا موضع ہے۔ جو قریبا دو تین میل کا فاصلہ ہے۔ وہاں پر مولوی نبی بخش صاحب امام مسجد سلسلہ عالیہ کے مخلص مرید رہتے ہیں۔ اور ساکنان دہہ کی ایک جماعت رکھتے ہیں۔ دیہات قرب و جوار میں سلسلہ تبلیغ جاری رکہا ہوا ہے۔ موضع پنڈی بادری میں رمضان گذشتہ سے ایک مولویصاحب ابراہیم نامی جو وطن اپنا موضع ٹھٹہ تہانہ سنگ جانی ضلع راولپنڈی ظاہر کرکے اپنے آپ کو شاگرد گولڑوی صاحب بیان کرتے ہیں۔ میاں غلام رسول امام مسجد کے پاس فروکش ہیں۔ اور مدعی حیات عیسے علیہ الصلواۃ والسلام بن بیٹھے ہیں۔ تبلیغ سلسلہ عالیہ احمدیہ پاکر زمیندار کسانوں کو ورغلاتے ہیں کہ یہ مولوی نبی بخش مرزائی ہے۔ اور مذہب میں اونہوں نے تبدیلی کرلی ہے۔ اور لوگوں کو گمراہ کرنا چاہتا ہے۔ دوسری طرف مولوی نبی بخش کی نیک اطواری سالہائے سال کی اور حسن ظنی لوگوں سے دور نہ ہتی۔ ہر چھوٹا بڑا جانتا اور بعض اون کے لنگوٹیہ یار بہی تہے۔ لوگوں نے جب ان کو مدعی وفات اور مولوی ابراہیم صاحبکو مدعی حیات پایا۔ تو گویا قوم نے ان سے فیصلہ کرانا چاہا۔ اور موضع مالو چک میں یہہ مجمع کیا گیا اور مسئلہ متنازعہ فیہ پر گفتگو کرائی گئی۔ سربیان ہوتاہے۔ کہ مدعی وفات نے جب قرآن کریم اور احادیث سے دعوی اور دلیل کی۔ اور مدعی حیات کو اپنی وفات کا سامنا نظر آیا۔ تو کہا۔ کہ میں مرزا یا اوس کے کسی مرید کی کتاب سے خواہ اوس میں عربی کی آیات ہی ہوں۔ کوئی بات سننا نہیں چاہتا۔ اور نہ اس طرح پر وفات کا قائل ہو سکتا ہوں۔ تب مولوی نبی بخش نے قرآن کریم سے ہی پڑہا۔ مگر وہ مولوی کب اس خدا ترس انسان کی بات کو سنتا تہا۔ اور جب حیات ثابت کرنے لگا۔ کوئی آیت یا حدیث پیش نہ کی۔ اور مسئلہ تنازعہ فیہ کو دھندلا کر دیا۔ انجام کار لوگوں سے کہا کہ اے لوگو اس زمانہ میں یہ ہونا چاہئے تہا۔ وہ ہونا چاہئے تہا۔ جنگلی سور اور گرجا کی ریختہ دیواریں گرائی جانی چاہئیے تہیں۔ یہ مولوی نبی بخش قرآن کے معنوں میں اختلاف ڈالتا ہے۔ اور علم صرف نحو جو کچھہ میں جانتا ہوں۔ اوسکی اسکو کہاں خبر ہے متوفیک و رافعک و فلما توفیتنی وعدی کے صیغہ اور لیومنن کا معد کہاں ہیں۔ کیونکر آتا ہے۔ یہ ہرگز نہیں جانتا۔ کوئی کوئی مولوی آپ جانتا ہے صرف نحو کی کمی معلومات سے یہ لوگ غلطی کہاتے ہیں تب اکثر لوگوں نے کہا کیا قرآن کریم ایسی کتاب ہے۔ جس سے صرف مولویوں کو وفات اور حیات مسیح کی صرف نحو نہ آوے اور دیگر احکام جو سات صد میں اوس سے اطلاع ہو ہم کو صاف صاف مطمئن کردو۔ تاکہ روزمرہ کا خرخشہ دور ہو۔ تب مولوی صاحب بولے۔ کہ یہاں میرے مقابلہ کا کوئی مولوی نہیں۔ البتہ مرزا صاحب اہل علم سُنے جاتے ہیں۔ مرزا صاحب کو یہ لوگ بلواویں۔ میں مباحثہ کروں گا۔ اس طرز کلام مولوی سے پایا جاتا ہے۔ کہ اوس کو معلوم ہوگا۔ کہ حضرت مرزا صاحب (جو تمام دنیا کو تبلیغ فرما رہے ہیں) اور مباحثہ ہائے کے نسبت کئی مرتبہ فیصلہ کر چکے ہیں وہ تشریف نہ لاوینگے نہیں۔ جہوٹی ڈفلی بجاؤنگا افسوس ان زید اور بکر لوگوں پر یہہ حضرت امام مامور رحمان اور مرسل یزدان کو کیا سمجھتے ہیں۔ کاش کہ ان کے دل ہوتے حق کو پالیتے۔ کان ہوتے سن لیتے۔ لیکن اگر مولویوں کے علم اور ان کے مباحثات پر مدار تہا۔ تو میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ دنیا میں کسی راست باز کی شناخت نہ ہوتی۔ جب کہ راستبازوں کا فیصلہ ہمیشہ قوم پر موقوف رہا ہے۔ تو ضرور تہا کہ ایسا ہی ہو۔ چنانچہ اس دیہات کے رہنے والوں کی سدہار اور صاف سینہ والی طبیعتیں نہ رہ سکیں۔ اور احمدی جماعت سے یہ مشورہ ہوا کہ ہم بہی اور مولوی بلواتے ہیں اور احمدی جماعت کا بہی کوئی مولوی آوے اور موضع مولو چک میں جو ان دیہات کے درمیان ہے مسئلہ تنازعہ فیہ فیصلہ کر لیا جاوے۔ مولوی ابراہیم چاہتے ہیں کہ میرے مقابلہ میں کوئی بڑا عالم لایا جاوے۔ چنانچہ مولوی نبی بخش نے منظور کیا اور فریقین نے ۱۰- اپریل ۱۹۰۵ء تاریخ مقرر کی۔ اور دیہات گرد نواح میں اس جلسہ کی شہرت ہوئی مولوی نبی بخش نے بمشورت احباب احمدی مولوی محمد حیات سکنہ بڑی شاہ عبد الرحمان کو اس خدمت پر مقرر کیا کہ وہ وزیر آباد جاویں۔ اور مولانا بالفضل اولنا حافظ غلام رسول صاحب کو خدا کا فضل اون کے شامل حال ہو ملاویں۔ ادہر قوم میں حق کی تڑپ تہی۔ اور انتظار پر انتظار تہا۔ اور خدا سے دعا مانگتی تہی۔ کہ یا مولائے کریم تو سب کا مولا اور ناصر ہے۔ اور تیرے آستانہ پر جو گرتا ہے وہ خالی نہیں رہتا۔ حق اور باطل میں فرق کردے۔ چنانچہ ۹- اپریل ۱۹۰۵ء کو حافظ جیو صاحب وزیر آباد سے ریلوی سٹیشن حافظ آباد پر فروکش ہوئے مولوی صاحبان معہ دیگر احباب جماعت احمدیہ استقبال کے لئے موجود تہے۔ یہہ خدا کے بندوں کا قافلہ تہوڑا عرصہ اس خاکسار کے مکان پر ٹہر کر موضع پریم کوٹ کو چلا گیا۔ صبح دس تاریخ تہی۔ دیہات قرب و جوار کا اجتماع مولو چک میں شروع ہوا۔ یہہ خاکسار راقم بہی معہ اخی مکرمی ملک شہباز خان صاحب جو سلسلہ عالیہ کے معزز ممبر ہیں۔ پہنچا۔ اور بہت سے اصحاب اثناء راہ سے ساتہہ ہو لئے۔ مولو چک پہونچنے سے پہلے پریم کوٹ پہونچکر حافظ صاحب جو معہ دیگر احباب کے منتظر تہے۔ ہمراہ ہوئے۔ مولو چک پہونچتے ہی ایک ٹولہ مولوی صاحبان آراستہ اور پیراستہ اپنے آگے بڑی بڑی مجلد کتابیں۔ کتب ہائے کا انبار لگائے ہوئے بیٹھے پایا گیا۔ اب میں ناظرین پر ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ اس مجمع میں کون کون صاحب شامل تہے۔ فریق مخالف میں"

مولوی ابراہیم صاحب اول الذکر۔ مولوی غلام رسول پنڈی بادری۔ مولوی احمد الدین سکنہ برتالی ضلع گجرات۔ حافظ احمد الدین صاحب سکنہ گوجرکے۔ مولوی احمد الدین صاحب امام مسجد و حافظ امیر علی صاحب سکنائے گڑہی آورن۔ موخر الذکر اگرچہ نابینا تہے۔ مگر وہ اپنی بغل میں سیف چشتیائی دبائے ہوئے تہے۔ جو اس خاکسار نے دیکھی تہی۔ اور احمدیہ فریق سے جناب حافظ صاحب وزیر آبادی اور مولوی عنایت اللہ صاحب سکنہ جبہ سندھوان مولوی محمد حیات صاحب خلف حکیم مولانا مولوی جلال الدین صاحب مرحوم سکنہ سیرکوٹ مولوی محمد حیات صاحب سکنہ بڑی شاہ عبد الرحمان۔ مولوی نبی بخش صاحب سکنہ پریم کوٹ باتفاق رائے احباب مولوی احمد الدین صاحب امام مسجد گڑہی آورن میر مجلس یعنے سپرنٹنڈنٹ جلسہ مقرر ہوئے اور یہ تجویز قرار پائی۔ کہ مسئلہ حیات وفات مسیح پر اور چودہویں صدی والے امام کے متعلق جس جس فریق کا مولوی گفتگو کرنا چاہے۔ وہ جلسہ عام میں بطور لکچر بیان کرے اور لکچر کے وقت میں کوئی آدمی کسی فریق کا مخل نہیں ہوگا۔

(باقی ہفتہ آئندہ)

رسید آمدنی مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

۳ - جولائی ۱۹۰۵ء

۱ - پیر برکت علی صاحب رمل ضلع گجرات } صدقہ عہ/ قربانی فنڈ ۱۱/ کالج عہ/ ۸/
۲ - مولوی فتح دین صاحب دہرم کوٹ بگا عہ/ (قربانی فنڈ)
۳ - مولوی وزیر الدین صاحب مدرس بجان پور ٹیرہ عہ " "
۴ - منشی گلاب دین صاحب مدرس سنناس ۸/ مدرسہ
۵ - منشی عبد الخالق صاحب ڈپٹی انسپکٹر لورالائی ؎ مدرسہ
۶ - جماعت مردان ضلع پشاور عہ مسکین فنڈ

۴ - جولائی ۱۹۰۵ء

۱ - مولوی محمد فاضل صاحب نوالہ ضلع ملتان ۱۴/ مدرسہ

۶ - جولائی ۱۹۰۵ء

۱ میان محمد علی صاحب بستی ورنام کملانہ عہ/ عید فنڈ
۲ - منشی الہ دتا صاحب مدرس مڈل سکول رام نگر گجرانوالہ ۸/ مدرسہ
۳ - منشی احمد حسن صاحب مدرس شاملی مظفر نگر ۴/ مدرسہ
۴ - سید قاضی غلام حسین صاحب ٹرزری اسسٹنٹ حصار } ۱۲/ مدرسہ ۱۲/ یتامیٰ فنڈ عہ/

۷ - جولائی ۱۹۰۵ء

۱ منشی محمد اسماعیل صاحب ٹیلر ماسٹر عدن للعہ مدرسہ
۲ - منشی احمد الدین صاحب اپیل نویس گوجرانوالہ عہ مدرسہ

۸ - جولائی ۱۹۰۵ء

۱ منشی غلام سرور صاحب گرداور ڈیرہ اسمٰعیل خان } " عہ/ مدرسہ چندہ جون ۱۹۰۵ء
۲ - جماعت مردان ضلع پشاور عہ/ مدرسہ
۳ - چودہری رستم علی صاحب انبالہ - ؎ مدرسہ
۴ - جماعت کوئٹہ معرفت منشی خدا داد خان صاحب رسالدار للعہ مدرسہ

۹ - جولائی ۱۹۰۵ء

۱ - سید سعید الدین صاحب موضع کوسمبی صالح پور (ٹلک) ؎ مدرسہ

۱۰ - جولائی ۱۹۰۵ء

۱ - میان محمد حسین صاحب (معہ اہل وعیال) نمبردار } برم حسب پور ؎ مدرسہ چندہ سال ۱۹۰۵ء
۲ - جناب زین الدین محمد ابراہیم صاحب بمبئی عہ مدرسہ
۳ - منشی عبد العزیز صاحب ٹیلر ماسٹر متھرا } میزان للعہ سے (مساکین فنڈ) عہ/ (مدرسہ)
۴ - بابو نور الدین صاحب نقشہ نویس لائل پور عہ/ مدرسہ
۵ - شیخ محمد حسین صاحب لائل پور عہ/ مدرسہ
۶ - شیخ خدا بخش صاحب لائل پور عہ مدرسہ
۷ - میان محمد حسین صاحب لائل پور عہ مدرسہ
۸ - جناب سردار احمد صاحب لائل پور عہ مدرسہ
۹ - جماعت لاہور میزان للعہ ۹/۴ } مدرسہ چندہ اپریل ۱۹۰۵ء " " " عہ/ مسکین فنڈ

۱۱ - جولائی ۱۹۰۵ء

جماعت بمبئی معرفت مولوی سکندر علی صاحب احمدی مدرس قادیان ؎ ۱/

۱۲ - جولائی ۱۹۰۵ء

۱ - میان عبد الرحمان طالب علم قادیان سپیشل کلاس ۸/ مسکین فنڈ
۲ - میان نظام الدین درزی احمدی جبلی از افریقہ (للعہ) میزان عہ مدرسہ عہ مسکین فنڈ
۳ - میان امیر اللہ صاحب موضع اسماعیلہ ضلع پشاور عہ مدرسہ
۴ - جماعت پشاور معرفت مولوی غلام حسن صاحب ؎ مدرسہ

۱۳ - جولائی ۱۹۰۵ء

۱ - ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اسسٹنٹ سرجن } " پنڈی گھیب عہ مدرسہ چندہ جولائی ۱۹۰۵ء
۲ - سید اسد اللہ شاہ صاحب گرداور " " ۴/ " "
۳ - میان مسیح اللہ صاحب ملازم لنڈنگ نوابان ۱/ مدرسہ
۴ - منشی محمد یوسف صاحب اپیل نویس مردان ضلع پشاور عہ مدرسہ
۵ - منشی غلام محمد صاحب پہلوری شاہپور کنڈی ۴/ مدرسہ

۱۴ - جولائی ۱۹۰۵ء

۱ منشی محمد معقول صاحب احمدی میر منشی لکھنؤ ۸/ مدرسہ جون ۱۹۰۵ء

۱۵ - جولائی ۱۹۰۵ء

۱ - بابو غلام حسن صاحب سٹیشن ماسٹر ٹوبہ ٹیک سنگھ } " (میزان ۶/) ۱/ (مدرسہ) ۱/ (مساکین)
۲ - جماعت احمدیہ مالیر کوٹلہ للعہ مدرسہ اپریل مئی جون ۱۹۰۵ء
۳ - جماعت کھاریان معرفت منشی ولی داد صاحب عرائض نویس عہ/ مدرسہ

عاجز اللہ داد نائب امین مدرسہ قادیان

خبرون کا گلدستہ

تار تہہ امریکہ مین مسس پی بہت بڑا اور مشہور دریا ہے ۱۲ - جون سے اس مین بڑے زور سے طوفان آنا شروع ہوا ہے - سینکڑون انسانون اور ہزارون جانورون کی جانین ضائع ہو چکی ہین - دریا کا پاٹ پہلے دو میل تہا اب بڑہتے بڑہتے ۸ میل تک ہو گیا ہے مقام کیکوک کی ریل بالکل غرق ہو چکی ہے تقریباً ۹۰ لاکہہ روپیہ کا نقصان ہو چکا ہے لیکن دریا بجائے گہٹنے کے روز بروز بڑہتا جاتا ہے - اہل امریکہ بہت پریشان ہین - خداوند کریم یہی دعا ہے کہ وہ جلد اہل امریکہ کو اس طوفان سے نجات دلائے - ورنہ اُلٹے لینے کے دینے پڑجائینگے -

روس مین جو ایک جدید اسلامی کالج وہان کے مسلمانون کی کوشش سے قایم ہوا ہے اسمین عربی ترکی تاتاری اور روسی زبانین پڑہائی جاتی ہین اور علوم وفنون جدیدہ کے علاوہ مذہبی تعلیم بہی ہوتی ہے - مگر پہر بہی روسی گورنمنٹ کیطرف سے بعض ایسے مضامین لازمی قرار دئے گئے جو محض اوراصلی تعلیم مین خارج ہونگے -

الہ آباد مین ایک محفل میلاد کے موقع پر منشی کندن لال صاحب نے انتظام ومصارف مین خاص حصہ لیا - علاوہ ان کے اور بہی اہل ہنود اور یورپین صاحب شریک تہے -

امرتا بازار پتر کا نے ۲۰ مئی کو میجک پلز (جادو کی گولیان) کا ایک اشتہار شائع کیا جس پر کمشنر پولیس نے اعتراض کیا مشتہر اور چہاپنے والا دونون عدالت مین طلب کئے گئے جنہون نے معافی مانگی اور آیندہ اس اشتہار کی اشاعت سے انکار کیا - لہذا معاملہ رفع دفع ہو گیا -

گورنمنٹ مصر نے یہ جدید فرمان صادر کیا ہے کہ جس شخص کا کتا دیوانہ ہو جائے اسکو اسی دن اپنے قریب کے تہانہ مین رپورٹ کرنا چاہئے - یہ رپوٹ مالک سگ یا وٹرنیری ملازم جو اسکے علاج کو بلایا جاوے اسی روز تہانہ مین کرے - اگر نہ کریگا تو ایک سو قرش تک جرمانہ کا سزایاب ہوگا - کتے کا مالک ذمہ وار ہے کہ کتے کو لوگون اور جانورون کے کاٹنے سے الگ رکہے - یا اسی روز قتل کردیوے - اگر ایسا نہ کرے تو پولیس کو دست اندازی کا اختیار ہوگا جن جن لوگون نے کتے رکہے ہوئے ہین انکو حکم سنایا گیا ہے کہ ہر ایک اپنے کتے کے گلے مین ایک ایسا لوہے کا پٹہ ڈالے جسپر کتے کے مالک اور اوسکے محلہ کا نام منقوش ہو -

حکومت فرانس نے شہر الجزائر مین اسلامی ممالک کی فنینی مصنوعات کی نمائش قایم کی ہے - وہ آثار قدیمہ جن سے سلاطین ماضیہ کے تاریخی حالات معلوم ہوتے ہین اس نمائش مین پیش کئے جائینگے - یہ نمائش عنقریب کہولی جائیگی -

بعلبک مین جرمن کمپنی آثار قدیمہ نے جو قدیم آثار کہود کر نکالے ہین اُنسے قدیمی عبادت گاہون کے تاریخی حالات عجیب عجیب معلوم ہوئے ہین - اور مسیو فولنس غور منیجر آثار قدیمہ نے ایک ضخیم کتاب انکے تاریخی حالات مین لکہی ہے جو فرانس مین چہپکر شائع ہو چکی ہے - اس کتاب مین نہایت مفید معلومات بعلبک کی تاریخ پر لکہے گئے ہین - خصوصاً شہر ہلیو پولیس قدیم اور شاہ انطوان کے اُس شاہی محل کے حالات جو ایک بے نظیر مقام تہا - اور تین عبادت گاہون کے حالات جو قدیم زمانہ مین نہایت مشہور تہے جنمین معبد الشمس اعلےٰ درجہ کا معبد تہا -

پٹیالہ ہسپتال کے کمپونڈر ذکی وردی پر ایک کراس مارک (نشان) صلیب لگایا گیا ہے جس سے پٹیالہ کی پبلک ڈاکٹر جیمس سول سرجن کے خلاف ہوگئی ہے -

لنڈی کوتل مین امسال سخت گرمی پڑی ۱۳ کو کسیقدر بارش ہوئی - جس سے مقیاس الحرارت ۱۰۶ ڈگری سے گر کر ۷۰ ڈگری پر آگیا - ایک قافلہ کے ۴ آدمی شدت گرمی سے مرگئے -

کالیکٹ کے ایک پادری صاحب نے ایک انگریز پر اسلئے دعوےٰ کردیا کہ اس کی شادی کے باجے نے پادری صاحب کی نماز مین خلل ڈالا تہا -

آسام سے مولوی نذیر الدین احمد جاپان کو ریشم بافی اور دیاسلائی بنانے کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے جاتے ہین -

شاہ کابل نے جو سامان برقی روشنی کا منگایا تہا - وہ ۹ جولائی کو لنڈی کوتل سے معہ انجنیر اور ایک انجن کے روانہ کابل ہو گیا -

ہائیکورٹ بمبئی نے فیصلہ کیا ہے کہ جو وصیت کسی مسلمان نے لکہی ہو اوسپر گواہون کی شہادت کی ضرورت نہین خواہ نویسندہ کسی ایسی قوم کا ہی فرد کیون نہو جو بجائے شریعت کی رواج کی پابند اور ہندو قانون وراثت کی تابع ہو - کسی انگریزی عدالت کے فیصلہ یا اسلامی شریعت دونون رو سے شہادت ضروری نہین عیسائی اور ہنود کی وصیت پر گواہون کا ہونا ضروری ہے ورنہ وصیت بیکار سمجہی جائیگی -

ہندوستان سے جو خطوط وغیرہ سیستان یا علاقہ فارس مین بہیجے جائینگے اون کا محصول حسب ذیل ہوگا خطوط وزنی نصف اونس (۱/۲ تولہ) پر ۲ آنہ پوسٹ کارڈ پر ارچہپے ہوئے کاغذ جن مین اخبارات وکتب بہی شامل ہین فی دو اونس (۵ تولہ) پر نصف آنہ محصول ادا کرنا ہوگا -

حضور وائسرائے کی لیجسلیٹو کونسل مین ایک بل پیش ہوا ہے جسکی رو سے ہندوستان مین نکل سکو کا سکہ جاری کیا جائیگا -